REGISTERED WITH. THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۲   شمارہ ۱۶

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- مُنیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۴۳۵۱۶

۲۹ شوال ۱۴۱۳ ہجری   ۲۲ شہادت ۱۳۷۲ ہش   ۲۲ اپریل ۱۹۹۳ء

یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کی صاحبزادی عزیزہ یاسمین رحمٰن مونا سلمہا اللہ کا اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

جماعتِ احمدیہ عالمگیر کی جانب سے حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں "مُبارک سو مُبارک"

لندن ۱۶ اپریل (ایم ٹی اے) احبابِ جماعت کی خدمت میں نہایت مسرت سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آج بروز جمعۃ المبارک ہندوستانی وقت کے مطابق ۴۵-۶ پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تیسری بیٹی عزیزہ یاسمین رحمٰن مونا سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزم مکرم کریم اسد احمد سلمہ اللہ ابن مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب سے گیارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مسجد فضل لندن میں پڑھا (مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے قبل ازیں بھی رشتہ داریاں ہیں)

خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں یہ پہلا بابرکت عالمی نکاح ہے جو بذریعہ سیٹلائیٹ ٹی وی تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا جس کی اجتماعی دعا میں تمام دنیا کے احمدی حضور انور کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس اعتبار سے یہ نکاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان صداقت کا ایک روشن نشان بھی ہے۔

اعلانِ نکاح کے بعد رخصتانہ کی تقریب اسی روز اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں شام سات بجے (لندن ٹائم) منعقد ہوئی۔ تقریبِ نکاح اور رخصتانہ میں خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ دنیا بھر سے احمدی احباب شریک ہوئے۔

خطبہ نکاح میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے شادی کے انتظامات میں ہر طرح تعاون کیلئے برطانیہ کے احبابِ جماعت کا شکریہ ادا کیا اسی طرح دور و نزدیک سے آنے والے مہمانوں کا بھی حضور انور نے یہ فرما کر شکریہ ادا کیا کہ اگرچہ میں نے باہر سے آنے والوں سے یہی کہا تھا کہ وہ بالخصوص اس موقعہ پر سفر کی صعوبتوں کو برداشت نہ کریں بلکہ اپنے اپنے مقام پر ہی دعا میں شامل ہوں۔ لیکن پھر بھی اکثر احباب اجازت لے کر شامل ہو گئے۔

اعلانِ نکاح کے بعد موقعہ پر موجود احبابِ جماعت نے دولہا اور ہر دو خاندانوں کے افراد کو بغلگیر ہو کر مبارکباد دی۔ یہ پُر کیف اور شادمانی کا مبارک منظر تمام دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ قادیان میں احبابِ جماعت اجتماعی طور پر مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ و نکاح اور دعا میں شمولیت کے لئے شریک ہوئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز مغرب اجتماعی دعا کرائی اور اگلے روز اس خوشی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تمام ادارہ جات میں تعطیل رہی۔

ادارہ بدر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ آپ کی بیٹیوں۔ دامادوں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مبارک افراد اور احبابِ جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے "مبارک سو مبارک" کا تحفہ پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بابرکت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔

اس موقع پر ہم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت آصفہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی بلندیٔ درجات کے لئے بھی دعا گو ہیں۔   (ادارہ)

تُو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
تُو نے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رُشد اور ہدایت اور عُمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآن نے جو حسین معاشرہ پیش فرمایا ہے اُس کو اختیار کرو سب گھر جنت بن جائیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن ۱۶ اپریل (ایم۔ ٹی۔ اے)۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورۂ روم کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:-

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ○

(آیت نمبر ۲۱ تا ۲۳)

پھر فرمایا:-

آج میری بیٹی عزیزہ مونا کے نکاح کا دن ہے اور آج کے خطبہ جمعہ اور نمازوں کے بعد نکاح پڑھا جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ نمازیں بھی ٹیلی کاسٹ کی جائیں گی لیکن تمام دنیا میں کوئی بھی احمدی ان نمازوں کی اقتداء نہ کرے۔ جو ایسا کرے گا اس کا سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری تاکید ہے کہ اپنی مقامی مسجد کا امام اپنے سامنے رکھیں۔ دور کے امام کے پیچھے اور تصویروں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جن آیاتِ مبارکہ کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تمہیں خاک سے پیدا کیا گیا ہے۔ گویا انسان کی حیثیت بتائی گئی ہے۔ پھر تم بحیثیت بشر جو تخلیقِ کائنات میں سب سے اوپر کھڑا ہے (ایسے بشر کی صورت میں) دنیا میں ہر طرف پھیل گئے ہو۔ اس کے نشانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے تم ہی میں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے۔ تاکہ تم ایک دوسرے سے سکینت حاصل کرو۔ اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ نے محبت اور رحمت رکھ دی ہے۔ پس میاں بیوی کے تعلقات میں اس سے بہتر نقشہ نہیں کھینچا جا سکتا۔ وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً میں یہ پیغام ہے کہ نہ صرف میاں بیوی بلکہ ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد اور ہر دو خاندان آپس میں مودّت و رحمت سے زندگی بسر کریں۔ اور ہمارے معاشرے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۲؍شہادت ۱۳۷۲ ہش

امامِ وقت کی آواز!

اِن دنوں عالمگیر جماعتِ احمدیہ جہاں اِس بات سے بے حد خوش ہے کہ وہ اپنے پیارے امام ہمام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر شوکت روحانی آواز میں آپ کے بصیرت افروز خطباتِ جمعہ نہ صرف سُن رہی ہے بلکہ ہر ہفتہ حضورِ پُر نور کے دیدار سے بھی اپنی رُوحانی پیاس کو بجھا رہی ہے۔ اسی طرح ہر ہفتہ جہاں ہم اپنے پیارے امام کی خیریت کی اطلاع سے دلی تسکین پاتے ہیں وہاں براہِ راست پہنچنے والی یہ آواز ہم سب پر عظیم ذمہ داریاں بھی عائد کرتی ہے۔

امامِ وقت کی روحانی آواز کی اہمیت کیا ہے اور وہ آواز جو براہِ راست مومنین کے کانوں میں پڑے، مومنین پر کیا عظیم ذمہ داریاں عائد کرتی ہے اس بارہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖۤ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (نور : ۶۴)

ترجمہ :- (اے مومنو!) یہ نہ سمجھو کہ رسُول کا تم کو بُلانا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم میں سے بعض کا بعض کو بُلانا۔ اللہ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو کہ تم میں سے پہلو بچا کر بھاگ جاتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ جو اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے ڈریں کہ کہیں ان کو خدا کی طرف سے کوئی آفت نہ پہنچ جائے یا اُن کو دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔ (ترجمہ از تفسیر صغیر)

اِسی طرح فرمایا :-

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ۔ (الانفال : ۲۵)

ترجمہ :- اے مومنو! اللہ اور اس کے رسُول کی بات کا جواب دو (یعنی قبول کرو) جب کہ وہ تمہیں (روحانی طور پر) زندہ کرنے کے لئے بُلائے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مذکورہ ہر دو آیات کے اوّل مصداق اگرچہ آقا و مولیٰ حضرت رسولِ عربی صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن وہ موعود امام جو اس زمانہ میں رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور کامل غلامی میں بحیثیت امام مہدی اور مسیح موعود آپؐ کے بروز کی شکل میں ظاہر ہوا ہے خود وہ اور اُس کے خلفاء کرام بھی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ان آیاتِ ربّانی کے مصداق ہیں۔ اِس لئے کہ وہ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی مشن کی طرف لوگوں کو بُلاتے ہیں۔

مذکورہ مضمون سے یہ بات صاف طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مامورِ زمانہ یا اُس کے خلفاءِ ربّانی کے کلام کی کس قدر اہمیت ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ مامورینِ زمانہ یا اُن کے خلفاء دراصل خُدا کے نور سے نُور حاصل کر کے عوام النّاس کو روشنی بخشتے ہیں۔ اُسی کے چشمہ سے پیاسوں کو سیراب کرتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اُن کی ہر بات نہ صرف اِس قابل ہوتی ہے کہ اُسے غور سے سُنا جائے بلکہ زندگی کے ہر لمحہ میں وہ قابلِ عمل ہوتی ہے۔ اور پھر خلیفۂ وقت کی رُوحانی نصیحت جو وہ براہِ راست اپنے پیرِ کاروں کے کانوں تک پہنچا رہا ہو اس نصیحت کی نسبت بہت اہمیت اختیار کر جاتی ہے جو کسی اور کے واسطہ سے سُنی جائے۔ یا تحریرات کے ذریعہ پڑھی جائے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ :-

● — وہ رُوحانی آواز جو اب ہم اپنی اپنی جماعتوں میں تھوڑی سی کوشش سے سُن سکتے ہیں، فوری طور پر اُس کے سُننے کا انتظام کریں۔ بھارت کی اور دُنیا بھر کی وہ جماعتیں جہاں ابھی ڈش انٹینا کے ذریعہ خُطبہ جُمعہ سُننے کا انتظام نہیں وہ فوری اس طرف توجہ فرمائیں۔

● — اسی طرح جو سُن رہے ہیں وہ صرف سُنیں نہیں بلکہ حضورِ پُر نور کے ارشادات پر بلا تاخیر دِل وجان سے لبیک کہنے کی عادت ڈالیں۔ خود بھی توجہ سے سُنیں اور غیر از جماعت بھائیوں کو بھی اس رُوحانی مائدہ کی طرف دعوت دیں۔

آج دُنیا بھر کے ۱۳۰ ممالک کی ہزاروں احمدیہ جماعتوں میں جُمعہ کے روز ۲۴ گھنٹے کے ہر ہر لمحہ میں سُنی جانے والی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خُطبہ جُمعہ کی رُوح پرور اور وجد آفریں آواز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی منادی کر رہی ہے۔ ساتھ ہی زمین کا چپہ چپہ اور آسمان کا گوشہ گوشہ اور زمین پر بسنے والی تمام رُوحیں اِس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ مسیحِ محمدیؐ کی غلامی میں ہمیں جسمانی مائدہ سے بڑھ کر عظیم تر رُوحانی مائدہ نصیب ہو چکا ہے

— لیکن دیکھنے اور سوچنے والی بات یہ ہے کہ ہم اس کی کتنی قدر کر رہے ہیں —؟

(مُنیر احمد خادم)

دِل کی باتیں

درجِ ذیل سطور میں قارئین کی خدمت میں ربوہ سے مکرم عبد الحلیم صاحب سحر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام ایک مکتوب سے صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے اختیار کئے گئے سفر کے بارہ میں اپنے تأثرات اور اہلِ ربوہ کی حضورِ انور سے عقیدت کے جذبات پیش ہیں۔ (ادارہ)

"آپ کی یاد اور جُدائی کا دُکھ سنبھلتے نہیں سنبھلتا۔ ربوہ کے در و دیوار تڑپاتے ہیں۔ مسجد مبارک میں نمازوں کے دوران حضور کے ساتھ ڈیوٹی دینا۔ ملاقاتوں پر ڈیوٹی دینا۔ یہ نظارے روح کو زخمی کر دیتے ہیں۔ ربوہ کے رہنے والے ہر صبح و شام کسی آنے والے کا انتظار کرتے ہیں۔ ہر دن نئے ولولے کے ساتھ چڑھتا ہے۔ جب جلسہ سالانہ لندن براہِ راست TV پر دیکھا گیا تو میں نے ایک ایک چہرہ پڑھا۔ ایک عجیب عقیدت اور محبت تھی۔ ایک بے چینی تھی جیسے یہ سب TV سکرین توڑ کر اندر داخل ہو جائیں گے۔ اور آقا کو گلے لگا لیں گے۔ سینے پیاسے ہیں، آنکھیں پیاسی ہیں ایسی محبت اور عقیدت اس دور میں کہیں نہیں ملتی۔ یہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا اعجاز و معجزہ ہے۔ خدا کی قسم یہ سچوں کی بستی ہے۔ اُن کے معصوم چہرے ان کا پیار، اخلاص ان کی محبت۔ ان کی عقیدت۔ آقا! کیا عرض کروں قلم کے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ہاں آنکھوں کے آنسو ہیں جو یہ ساری کیفیت بیان کر رہے ہیں۔ اس سب کچھ کو میں کوئی نام نہیں دے سکتا۔ جو کچھ میری آنکھیں یہاں دیکھتی ہیں اس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں قلم میں طاقت نہیں کہ وہ عشق و محبت کا نقشہ کھینچ سکوں۔ پتہ نہیں کہ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب۔ خواہ پھٹے پرانے کپڑوں میں ہو یا بہترین کپڑوں میں ملبوس۔ خواہ مسجدوں میں بیٹھا ہو یا بازار کے چوراہوں پر، میرے پاس ایسا آلہ نہیں کہ اُن کی محبت و عشق کو ماپ سکوں۔ اور پھر آپ کو لکھ سکوں۔ یہ اللہ کے عجیب درویش بندے ہیں ۸ سال کی جُدائی نے ان کی محبت میں کمی نہیں آنے دی۔ بلکہ ملنے اور پانے کی تڑپ کی کوئی انتہا نہیں۔ پھر ذہن اللہ اور اُس کے پیارے رسُول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے سچے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ کی طرف چلا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ تو انہیں کی وجہ سے ہے۔ اب میری قلم کا قصور دیکھیں کہ اصل مقصد تو قادیان کے جلسہ سالانہ کے متعلق آپ سے باتیں کرنی تھیں۔ ہر روز کوشش کرتا لیکن ہمت نہیں پڑتی تھی کہ کیسے اور کیا لکھوں۔ وہ تو ایک خواب تھا جو دیکھا اور گزر گیا۔ قادیان کی مقدس بستی کے متعلق جو عقیدت تھی اُس کی بناء پر جب ویزا لگا اور جانے کا پروگرام بننے لگا تو سوچا کہ قادیان کی مقدس سرزمین کو دیکھ بھی پاؤں گا یا نہیں جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مسیح موعودؑ کے قدم پڑے۔ وہ مٹی میری آنکھیں دیکھ بھی سکیں گی یا نہیں۔ لیکن اللہ کی ذات نے پتہ نہیں کیا کر دیا کہ ایک عجیب، سکتے کے عالم میں وہاں پہنچا۔ اور سب کچھ دیکھتا ہی رہ گیا۔ کبھی اُس سرزمین کو ایک طرف سے دیکھتا اور کبھی دوسری طرف سے۔ اسی دوران یہ سارے دن گزر گئے۔ جب وہاں گئے تو عجیب اثر تھا۔ خدا کے حضور التجا تھی کہ اے خدا خلیفۂ وقت کے قدموں میں رکھنا۔ جب حضور انور ربوہ میں تھے تو شعبہ عمومی کے تحت حضور کے ساتھ نمازوں پر ملاقاتوں پر خاکسار کو ڈیوٹی کی توفیق ملتی رہی۔ اب قادیان میں کیا صورت ہو گی کہ اللہ نے دل کا حال جان لیا اور پھر خدمتِ خلق کے بیج کے ساتھ جہاں حضور ٹھہرے ہوئے تھے وہاں ڈیوٹی لگ گئی۔ ایک دو دفعہ سیر کے دوران بھی حضور کے ساتھ گیا۔ جب پہلے دن صبح وہاں ڈیوٹی پر کھڑا تھا اذان فجر کی نماز کا وقت تھا کہ میں نے ایک خادم کو کہا آپ یہاں ٹھہریں میں نماز پڑھ آؤں پھر بعد میں آپ پڑھ آئیں۔ خاکسار نے نماز میں خدا سے التجا کی کہ جب نماز پڑھ کر جاؤں تو سب سے پہلے حضور کا چہرہ دیکھوں۔ ۸ سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ اب دل کی عجیب کیفیت تھی کہ قادیان آ کر حضور کے ہوتے ہوئے بھی ایک دن گزر چکا ہے اور دیدار نہیں ہوا کہ آسمان و زمین کے ربّ نے ایک دُکھی دل کی دُعا سُن لی۔ خاکسار نماز پڑھ کر آیا اور آ کر ڈیوٹی پر گلی میں کھڑا ہو گیا۔ اور پھر وہ کچھ ہو گیا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ اس طرح ہو گا کہ حضور قافلہ کے ساتھ سامنے آ گئے۔ قریب تھا کہ دھاڑیں مارتا ہوا حضور کے ساتھ لپٹ جاتا لیکن اللہ نے سنبھال لیا۔ حضور نے مُسکرا کر السلام علیکم کہا آنکھوں میں محبت اور پیار کے دیپ جل رہے تھے۔ میں نے بھی سلام عرض کیا اور حضور کو دیکھتا رہ گیا۔

(باقی دیکھئے ص ۱۵ پر)

خطبہ جمعہ

تم اس لئے بہترین اُمت ہو کہ لوگوں کی بھلائی کیلئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے

میں چاہتا ہوں کہ ساری جماعت کی تربیت اس رنگ میں ہو جس رنگ میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے چمٹے رہنے کے تقاضے ہیں

تم اگر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ دوسروں کو نیکیوں کی نصیحت کرو۔ تم اگر بدیوں سے بچے رہنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ نہ صرف اپنے آپ کو بدیوں سے بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی کوشش کرو۔!

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ رمضان (۱ مارچ) ۱۳۷۲ ہش / ۱۹۹۳ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ (آیت ۱۱۱)

پھر فرمایا:

رمضان مبارک کی سرگرمیاں ختم ہوئیں اور عید کی گہما گہمی بھی اور آج شاید دنیا بھر میں لوگ عید منانے کے بعد کسل کا شکار ہو چکے ہیں کیونکہ عید منانے کے بعد سستی اور غفلت کا بھی کچھ تھوڑا سا دور آیا کرتا ہے۔ کچھ لوگ شاید کھانے پینے میں بے احتیاطیاں کر جاتے ہیں کچھ عید کی مصروفیتوں کی ذمہ داریوں سے تھک جاتے ہیں اس لئے مجھے ڈر ہے کہ آج شاید خطبہ میں بھی ویسی حاضری نہیں ہوگی جیسی کہ بالعموم رمضان مبارک میں ہو رہی تھی اور جو منتظم رپورٹیں بھیجتے ہیں میں اُن کی کیفیات کو جانتا ہوں وہ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم رپورٹ میں کیا بہانہ بنائیں گے کہ آج حاضری کیوں کم ہے حالانکہ کسی بہانے کی ضرورت نہیں جب ان باتوں کو اچھا بھلا سمجھتا ہوں۔ حالات میں اونچ نیچ ہوتا رہتا ہے۔ مزاج میں کبھی جوش آجاتا ہے کبھی مزاج مدھم پڑ جاتے ہیں لیکن مستقلاً اس مزاج کو قائم رکھنا ضروری ہے کیونکہ

اب میں ایک ایسے خطبات کے دور میں داخل ہونا چاہتا ہوں جن کا تربیت کے ساتھ تعلق ہے

اور میں چاہتا ہوں کہ ساری جماعت کی تربیت اسی رنگ میں ہو جس رنگ میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات کے ساتھ، آپ کے قدموں کے ساتھ منسوب ہونے اور چمٹے رہنے کے تقاضے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو سے جماعت سے جو بلند توقعات رکھی ہیں ان کے متعلق جیسا کہ میں ... بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا، خود فرمایا کہ ابھی تو بیج بونے کے وقت ہیں ابھی ان امور تک پہنچنے میں وقت لگیں گے محنت درکار ہوگی اور جو حقائق کو جو میں دیکھنا چاہتا ہوں اس سلسلہ میں لمبی محنتیں درکار ہیں تو ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے مگر ان لمبی محنتوں کا پہلے سے زیادہ ولولے اور جوش کے ساتھ عزم نو کے ساتھ ان کا آغاز کرنا چاہئے۔ آغاز تو اس وقت بھی ہو چکا تھا جب حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تشریف لائے تھے بلکہ اس آغاز کا آغاز حضرت آدم کے زمانہ میں ہو چکا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سر نو شروع کیا اسی لئے آپ کے متعلق آتا ہے۔

مسلماں را مسلماں باز کردند

کہ آپ کا آنا ایسا ہی ہوگا جیسے مسلمانوں کو دوبارہ مسلمان بنانا ہو تو احمدیوں پر بھی بیچ میں غفلت کی کچھ حالتیں طاری ہوئیں اور کچھ پاکستان سے ہجرت کے نتیجہ میں ایک قسم کی سستی اور جمود کا احساس ہے جو خطوں سے محسوس ہوتا ہے اس لحاظ سے میں نے نئے ولولے نئے عزم کے ساتھ اس محنت کے از سر نو آغاز کا ذکر کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ خطبات میں شامل ہونے والوں کی حاضری کو برقرار رکھا جائے اور بڑھایا جائے اس ضمن میں میں

لجنہ اماء اللہ ربوہ

کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے بہت محنت کی ہے نتیجۃً باقی جگہوں سے جو رپورٹیں آتی ہیں وہاں مردوں کی تعداد خواتین کی نسبت زیادہ ہے لیکن ربوہ میں گزشتہ رپورٹوں سے مسلسل پتہ چل رہا ہے کہ خواتین زیادہ تعداد میں شامل ہو رہی ہیں اور اپنے مردوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہیں اس وقت پیچھے چھوڑ گئی ہیں لیکن آگے جاکر ساتھ لے کر چلنا ہے۔ یہ ایسا فخر نہیں ہے کہ جس فخر کو برقرار رکھا جائے۔ پیچھے چھوڑیں، پھر ہاتھ پکڑیں اور ساتھ لے کر آگے بڑھائیں اور ان کی غیرت کو بھڑکے دیں اور کہیں کہ ہم عورتیں ہو کر جن پر جمعہ فرض بھی نہیں ہے جمعہ کا خطبہ سننے جا رہی ہیں جو کہ جمعہ کے مقابل پر کوئی فرضیت نہیں رکھتا اور تم مرد ہو کر گھروں میں چوڑیاں پہن کر بیٹھ گئے ہو اگر یہ بات ہے تو پھر بچے تم سنبھالو ہم باہر کے کام کرتی ہیں تو اس طرح کی باتیں کر کے ان کو ساتھ لیں اور ان کو آگے بڑھائیں۔ کیونکہ جو بوجھ بہر حال مردوں نے اٹھانے ہیں وہ عورتوں کی طاقت سے بالا ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کے لئے فرائض کی ادائیگی میں نرمی رکھی ہوئی ہے۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اے اُمت محمدیہ تم بہترین اُمت ہو۔ ان تمام اُمتوں میں سے سب سے اچھی جو کبھی بھی پیدا کی گئی تھیں لیکن لِلنَّاسِ: تم لوگوں کی خاطر پیدا کئے گئے ہو تم لوگوں کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو اس مضمون پر میں پہلے بھی روشنی ڈال چکا ہوں۔ بہت ہی حیرت انگیز بیان ہے کسی دوسری جگہ آپ کو اس کی کوئی مثال نظر نہیں آئے گی۔ اتنا پاکیزہ اتنا عمدہ اتنے وسیع مضامین کو سمیٹے ہوئے کلام چل رہا ہے کہ حقیقتاً کوزے میں بند دریا دکھائی دیتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ، تم بہترین اُمت ہو ایک تو یہ یاد دہانی ہے کہ محمد رسول اللہ جب سب سے بلند

پایہ، سب سے بلند تر، سب نبیوں میں افضل ہیں اور تم ان کی طرف منسوب ہوتے ہو تو بہترین امت ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ

"ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیر رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے"

اس کی بنیاد بھی اسی آیت کریمہ میں ہے۔ تو خیر امت اپنی ذات میں ایک مکمل جملہ ہے اور اتنا مکمل ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ کی سیرت کا تمام مضمون ہمارے سامنے لاکھڑا کیا ہے ادھر دیکھو کہ تم کس کی طرف منسوب ہو رہے ہو اس کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے تم نے خیر امت کا نام پایا ہے۔ کیونکہ وہ خیر الرسل ہے تم وہ ہو اس لئے اپنے خیالات اپنے اعتقادات، اپنی طرز گفتگو، اپنی بول چال، اپنے اٹھنے بیٹھنے، اپنی رہن سہن اور اخلاق پر نظر رکھنا کہ تم کون ہو اور کس کی طرف منسوب ہوتے ہو یہ ویسا ہی ہے جیسے کسی اچھے خاندان کے بچے سے غلطی ہو جائے تو کہتے ہیں کہ تم کس کے بیٹے ہو اور اس جملے میں عزت کو بڑا پکڑ رہے جس شخص سے غلطی ہوئی ہو وہ یہ بات سن کر شرم سے کٹ مرتا ہے تو امت محمدیہ کو خیر امت کہہ کر اگر بات یہیں بھی ختم کر دی جاتی تو مضمون مکمل تھا۔ بلکہ ایسا مضمون تھا کہ یہاں ٹھہر کر اس مضمون میں ڈوب کر ہر طرف اس کی فضاء میں اڑتے ہوئے نئے افق اس میں دیکھتے نئے افق میں اپنے چہرے دیکھتے اور بہت وسیع عظیم مضمون ہے جو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ میں بیان ہو گیا ہے مجھے علم نہیں کہ کبھی بھی کسی دوسرے نبی کے کلام میں یہ جملہ آیا ہو کہ کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ پھر آگے فرمایا: أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اس میں خیر کا فلسفہ بیان فرما دیا اور باتوں کے علاوہ جو پہلے مضمون میں داخل ہیں فرمایا کہ اس لئے تم خیر امت ہو کہ تم بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پیدا کئے گئے ہو ان کی خدمت کے لئے ان کی خاطر ان کے فوائد تم سے وابستہ ہیں۔ ان کی بقاء تم سے وابستہ ہے اور یہ در اصل وہی مضمون ہے جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی ذات سے تعلق رکھتا ہے اور اسی حوالے سے آگے بڑھ رہا ہے کیونکہ رحمۃ للعالمین کا مضمون ہے جس کی یاد دہانی امت کو کرائی جا رہی ہے ایک تو اپنی ذات اور اعلیٰ صفات میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایک کامل وجود ہیں ان کی طرف منسوب ہونا کوئی آسان کام نہیں ہے اس منسوب ہونے کے تقاضے ہیں اس لئے تم میں خیر ہی خیر ہوگی تو تم محمد رسول اللہ کے کہلاؤ گے جہاں خیر کی جگہ شر نے لے لی وہیں تمہارا امت سے تعلق کاٹا گیا پھر فرمایا: صرف اندرونی خیر کا سوال نہیں ہے۔ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ یہاں مومن اور غیر مومن، مسلم غیر مسلم کا فرق بھی اٹھا دیا۔ للناس والا مضمون وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حوالے سے قرآن میں ملتا ہے کہ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا: اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں مانو یا نہ مانو تمہاری بقا، تمہاری خیر، تمہاری بھلائیاں سب مجھ سے وابستہ کر دی گئی ہیں۔ اور رحمۃ للعالمین میں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنایا گیا تو فرمایا کہ

تم اس لئے بہترین اُمت ہو کہ لوگوں کی بھلائی کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے

اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کا یہ پہلو فراموش نہ کرنا ورنہ اگر آپس میں ہی خیر بانٹتے رہو گے اور غیروں کو تمہارا فیض نہیں پہنچے گا تو تم بہترین اُمت کہلانے کے لائق نہیں ٹھہرو گے۔ پھر اس مضمون کی حفاظت کا سامان مہیا فرمایا گیا۔ اتنی بڑی امید ہے جو ہم سے رکھی گئی ہے اور اس امید کا اتنا بڑا تقاضا ہے جو ہم نے پورا کرنا ہے کہ اس کے لئے ضرور کچھ معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ ہم کیسے اتنی اہم ذمہ داری کا حق ادا کر سکیں گے اور کیسے ان اعلیٰ اقدار کی حفاظت کر سکیں گے۔ اس مضمون کو یہ آیت کریمہ یوں حل فرماتی ہے تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ: تمہاری خوبیوں کی بقاء کا تقاضا یہ ہے کہ تم مسلسل ایک دوسرے کو بھلائی کی طرف بلاتے رہو۔ اور بھلائی کی دعوت دیتے چلے جاؤ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ: اور برائیوں سے روکتے چلے جاؤ۔ یہ اس طرح بیان فرمایا ہے کہ تم یہ کرتے ہو۔ تم بھلائیوں کی طرف بلاتے ہو اور بدیوں سے روکنے والے ہو۔ کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اُمت میں شامل ہونے کا ایک طبعی تقاضا ہے اس لئے اسے ایک جاری فعل کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے غلام ہو تو تم گویا کہ یہ کرتے ہو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم نہ کرتے ہو نہیں کرتے تو غلام ہی باقی نہیں رہے۔ یہ مضمون اس طرح بیان فرماتا ہے۔ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ۔ ہم جانتے ہیں کہ محمدؐ کے غلام ہو تو ضرور لوگوں کو خیر کی طرف بلاتے ہو گے وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور برائیوں سے روکتے ہو گے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی مامور ہونے کے بعد ساری زندگی اسی بات میں کٹی۔ مامور ہونے سے پہلے بھی آپ اسی طرح زندگی گذارتے ہوں گے مگر اس پر ہماری تفصیلی نظر نہیں ہے۔ تاہم جہاں تک کہیں کہیں اشارے ملتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ نبوت پر فائز ہونے سے پہلے بھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم لوگوں کو نیکیوں کی طرف بلایا کرتے تھے اور بدیوں سے روکا کرتے تھے۔ پس سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہے جو مسلسل جاری ہے اور در اصل اسی کے حوالے سے یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ تم اُن کے ہو گئے ہو تو ٹھیک ہے بہترین اُمت بن گئے بہترین رسول کی طرف منسوب ہوئے۔ پھر وہ لیے بن کے دکھاؤ لوگوں کیلئے وقف ہو جاؤ لوگوں کی بھلائی کے لئے نکلو اور دو باتیں پھر آگے خصوصیت کے ساتھ اس آیت کے بقیہ حصہ میں بیان ہوئی ہیں جو میں آپ کے سامنے پڑھ رہا ہوں۔ اوّل یہ کہ تم اگر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ دوسروں کو نیکیوں کی نصیحت کرو۔ اگر تم بدیوں سے بچے رہنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو بدیوں سے نہ صرف بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی کوشش کرو تب تم اس بات کا تقاضا پورا کر سکو گے۔

دوسرے یہ کہ ماحول کو درست کئے بغیر انسانی خوبیوں کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں ہو سکتی اگر آپ اجنبی ماحول میں رہتے ہیں اور اس ماحول کو اپنے جیسا نہیں بناتے تو ایک وقت آتا ہے کہ ماحول آپ کو اپنے جیسا بنا لیتا ہے بہت ہی گہرا مضمون ہے جس میں ایک گہرا نفسیاتی نکتہ بیان ہوا ہے۔ قوموں کے عروج اور تنزل کی کہانیاں آپ پڑھ کر دیکھ لیں معاشروں کے بننے اور بگڑنے کے حالات کا مطالعہ آپ کر لیں وہ قومیں اور وہ معاشرے جو تاثیر رکھتے ہیں اور ارد گرد پھیلتے چلے جاتے ہیں وہ اس وقت تک زندہ رہتے ہیں جب تک یہ تاثیر زندہ ہے جب ان کا پھیلنا بند ہو جائے۔ اُن کی آواز ماحول کو اپنے جیسا بنانا بند کر دے۔ ان کا عمل لوگوں کو اپنی طرف کھینچنا بند کر دے تو پھر وہ غیروں کے ہونے شروع ہو جاتے ہیں ان جیسے ہی ہو رہتے ہیں۔ پس یہ بحث کسی قوم سے تعلق نہیں رکھتی یہ انسانی فطرت سے تعلق رکھتی ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی موجود ہیں۔ امریکہ میں ہوں یا انگلستان میں۔ یورپ کے کسی ملک میں ہوں یا ایشیا کے براعظم میں یا افریقہ میں بستے ہوں یہ مضمون برابر سب پر اطلاق پاتا ہے اور اس میں ہماری بقا کا راز ہمیں سمجھا دیا گیا ہے اگر ہم نے زندہ رہنا ہے اگر ہم نے ان اعلیٰ قدروں کی حفاظت کرنی ہے جو ہمارا عنوان بنا دی گئی ہیں جن کا آغاز اس طرح ہوا کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہ پھر

لازم ہے کہ ہم دو کام کریں

یعنی دو پہلوؤں سے یہ کام کریں تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ

عن المنکر اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے اور بہترین ہونے میں یہ بات داخل ہے یعنی بہترین کی صفت کا یہ حصّہ ہے کہ تم لوگوں کو بھی بہترین بنانے کی کوشش کرو اور دوسرے اس لئے کہ اگر نہیں کروگے تو تم بہترین نہیں رہو گے تم مٹ جاؤ گے تمہاری ساری خوبیاں اس طرح کھائی جائیں گی جس طرح کھاری پانی لوہے یا دوسرے عنصروں کو رفتہ رفتہ کھا جاتا ہے اور ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑتا۔ جس طرح تیزاب دوسری چیزوں کو کھا جایا کرتے ہیں اس طرح متاثرہ تمہیں کھا جائے گا وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتَابِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفَاسِقُوْنَ۔ اہلِ کتاب بہت اچھے لوگ ہیں لیکن کاش وہ سمجھتے کہ محمد رسول اللہؐ پر ایمان لانا کیسی عجیب بات ہے کوئی نسبت ہی نہیں۔ کاش وہ سمجھتے کہ دُنیا کا بہترین رسول آچکا ہے وہ رسول آچکا ہے جس سے ساری دُنیا کی تربیت وابستہ کردی گئی ہے اگر یہ سمجھتے تو لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ۔ اس رسول پر ایمان لے آتے تو اُن کے لئے بہت بہتر ہوتا۔

اس میں ایک انذار ہے اور وہ انذار یہ ہے کہ اہلِ کتاب ان قدروں سے محروم ہوجائیں گے اہلِ کتاب رفتہ رفتہ اس وجہ سے کہ انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے رشتہ نہیں جوڑا ان تمام خوبیوں سے محروم ہو جائیں گے جو آج آپ کی ذات بابرکات سے وابستہ کردی گئی ہیں اور ہمیشہ کے لئے وابستہ کردی گئی ہیں۔ اس سردار کو قبول کروگے تو ان خوبیوں کے حامل ہوگے اس سردار سے تعلق توڑو گے تو ساری خوبیوں سے تعلق توڑ دوگے اچانک۔ کتنی حسرت کا اظہار ہے۔ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ کہکر یہ بات مزید اور کھول دی کہ ٹھیک ہے ان میں مومن بھی ہیں۔ اچھے لوگ ہیں لیکن اکثرھم الفاسقون اکثر ان میں فاسق ہیں یعنی فاسق ہوتے چلے جائینگے یہ انکا انجام ہے کیونکہ تعلق نہیں باندھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق نہیں باندھا اس لئے ان کا فاسق بننا تو وقت کا ایک تقاضا ہے جو بہرحال پورا ہو کر رہے گا۔ یہ سورہ آل عمران کی وہ آیت نمبر ۱۱۱ ہے جس پر بنا رکھتے ہوئے میں چند تربیتی خطبے انشاء اللہ دوں گا۔ اور آج میں

بعض متفرق باتیں

آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے ایک غلطی کا ازالہ کرنا ہے جمعۃ الوداع پر میں نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی تھی اس میں اگرچہ لکھا تو یہی ہوا تھا کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نصیحت فرمائی لیکن اس وقت جلدی میں جو نظر پڑی ہے تو وہ جمعۃ الوداع پڑھا گیا ہے اور اسی لحاظ سے میں نے یہ بات کی تھی کہ اس حوالے سے میں جمعۃ الوداع پر آج آپ کے سامنے یہ مضمون رکھتا ہوں لیکن یہ غلطی اس موقعہ پر نہیں ہوئی۔ پہلے بھی جب اس حدیث پر نظر پڑی تھی تو جمعۃ الوداع پڑھا گیا تھا تو شاید اللہ کے ہاں یہ غلطی مقدر تھی کہ یہ غلطی ہو تو میں اس مضمون کو جمعۃ الوداع کے لئے چنوں۔ تو فائدہ تو پہنچ گیا مگر غلطی مٹنی چاہیئے۔ پس لوگ درستی کرلیں کہ میں نے جو یہ نصیحت بیان کی تھی کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے نماز اور عبادتوں کے متعلق یہ فرمایا تھا یہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ وہ بھی وداع کا ایک رنگ تھا اور عام جمعۃ الوداع سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ تاثیر رکھنے والا کلام تھا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنے غلاموں سے جدا ہونے والے تھے اس لئے وہ معنوں کے لحاظ سے اور بھی زیادہ پُرتاثیر کلام

• خالص معنوی لحاظ سے تو وہ کوئی غلطی نہیں ہوئی لیکن روایت کی درستی بہرحال ضروری ہے۔

دوسرے مجھے فیصل آباد سے توجہ دلائی گئی ہے کہ اسی نصیحت کے آخر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے زکوٰۃ کا جو ذکر فرمایا اور آخر پر میں نے جلدی سے اس کا حوالہ دے کر کہا کہ زکوٰۃ میں صدقہ خیرات سارے مضامین داخل ہیں۔ اس لئے لوگ صدقہ خیرات کی طرف بھی توجہ کریں اور اس ضمن میں پوسنین کا بھی میں نے ذکر کیا اور دوسرے غرباء کا بھی تو فیصل آباد میں چونکہ تاجر مزاج لوگ زیادہ ہیں اور تاجروں میں بعض کمزوریاں بھی ہیں بعض خوبیاں بھی ہیں خاص طور پر اس علاقہ کے تاجر چندہ وار جائیں گے مگر زکوٰۃ کم مارتے ہیں خوف کھاتے ہیں میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض للہ چندہ دیتے ہیں لیکن بعض خوف سے بھی دیتے ہیں کہ ہمارے مال میں بے برکتی نہ پڑ جائے اور چندہ سے زیادہ زکوٰۃ کے معاملہ میں بعض علاقوں کے تاجر ڈرتے ہیں کہ زکوٰۃ اگر ہم نے رکھی تو پھر خدا ہمارے مال واپس لے لے گا اور زکوٰۃ دیتے وقت دل چاہتا ہے کہ کسی بہانے ہمارا تصرف قائم رہے پس اپنے عزیز رشتہ داروں وغیرہ پر خرچ کرنے کے جو تقاضے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ تو ہم نے نکالنی ہی نکالنی ہے اس میں سے ہی کیوں نہ دے دیں باقی مال میں سے جو خواہ مخواہ نکالیں تو بہانہ ڈھونڈتے ہیں پس اچانک ان کو بہانہ مل گیا اور انہوں نے بغیر میرے کہے خطبہ میں سے خود بخود یہ اندازہ نکال لیا کہ اب ہمیں اجازت مل گئی ہے کہ ہم زکوٰۃ خود خرچ کریں اور اپنے عزیزوں اور اقرباء کو دے دیں۔ نائب امیر صاحب کا گھبرایا ہوا فیکس (FAX) ملا کہ ہم کیا کریں اور وہ فوراً جواب چاہتے تھے۔ لیکن میں نے فوراً جواب نہیں دیا میں نے کہا: ان کو خرچ کرنے دو۔ زکوٰۃ اسی طرح کھڑی رہے گی۔ غریبوں کا فائدہ تو ہو جائے۔ رمضان آرام سے گذر جائے جتنا انہوں نے بانٹنا ہے بانٹ لیں پھر میں ان کو بتاؤں گا کہ تمہاری زکوٰۃ کا ایک ایک پیسہ واجب الادا ہے۔ اسی طرح کھڑا ہے تو آج میں خطبہ کے ذریعہ ان کو یہ بات سمجھا رہا ہوں اور نائب امیر صاحب بھی گھبرائیں نہیں۔ انشاء اللہ اس تاخیر کا فائدہ ہی ہوگا۔

ایک چھوٹی سی بات یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک خطبہ میں یہ کہا تھا کہ جماعت کو چاہیئے کہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دو۔ بدیوں سے روکو اور اس سلسلہ میں دنیا کے سیاستدانوں کو اور بڑے بڑے راہنماؤں کو براہ راست خط لکھو اور توجہ دلاؤ کہ تم غلط رستوں پر چل پڑے ہو سمجھو سنبھلو ورنہ تم اپنی قوموں کے ساتھ مٹا دیئے جاؤ گے اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ان پر سختی کی جائے اتنی سختی کی جائے کہ گویا ان کو گالیاں دی جارہی ہیں ہمارے سمجھنے والے بعض عجیب طرح بات سمجھتے ہیں مجھے بعض دوستوں نے خطوں کی کاپیاں بھیجی ہیں جو انہوں نے بعض سربراہوں کو لکھی ہیں اور وہ ایسی سخت زبان ہے کہ گویا وہی مقرر ہو گئے ہیں، مامور ہو گئے ہیں اللہ کی طرف سے کہ ہم تمہیں مٹانے کے لئے آئے ہیں۔ خبردار جو تم نے اب آگے سے یہ حرکت کی نامناسب حرکت۔ ہے فرعون سے زیادہ متکبر بادشاہ کون ہو سکتا ہے فرعون سے زیادہ کون اس لائق تھا کہ اس کو تنبیہ کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نصیحت فرمائی تھی کہ قول لین سے کام لینا نرمی سے بات کرنا اس کی یہ وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ فرعون سے ڈرتا تھا یا موسیٰ کو ڈراتا تھا اس لئے کہ انسانی فطرت ہے کہ جتنا بڑا مقام ہو اتنا زیادہ محتاج ہے کہ اس سے نرم بات کی جائے ورنہ وہ بات کو شروع میں ہی رد کر دیتا ہے فرعون کی بھلائی کی خاطر یہ حکم تھا کہ اگر تم یہ کہہ گئے کہ میں خدا کا نمائندہ آگیا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں نہیں مانتے ہو تو مانو نہیں تو جاؤ جہنم میں تو وہ پھر جہنم میں ہی جائے گا جہنم میں تو تمہارے کہنے سے ویسے ہی جانا تھا مگر اس کو موقع نہیں ملنا چاہیئے بات کی غلطی کے نتیجہ میں کوئی جہنم میں نہ جائے جائے تو اپنے قصور سے جائے تمہارے قصور سے نہ جائے یہ مضمون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سمجھایا گیا تھا کہ نرمی سے بات کرنا کہیں بات کی وجہ سے ٹھوکر نہ کھا جائے تم پر یہ الزام آجائے کہ تم بھی اس کی ٹھوکر میں شامل ہو گئے ہو لیں احمدیوں کو چاہیئے کہ حکمت سے کام لیں قرآنی تعلیم کے تابع میری باتوں کو سمجھا کریں اس سے باہر نکل کر ان کے ترجمے نہ کیا کریں کیونکہ پھر

وہ ان کی اپنی مرضی کی بات ہوگی میری نصیحت کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

اب متفرق امور جو اس عرصہ میں مجھے بعض دوستوں نے لکھے ہیں پہلے میں ان سے نصیحت کے ان خطبوں کا آغاز کرتا ہوں

ایک خاتون نے لکھا ہے

کہ ہمارے مردوں کے خلاف کبھی چند باتیں کریں اور بعض باتیں ایسی لکھی ہیں جو یہاں پڑھ کر سنانی مناسب نہیں ہیں لیکن ہیں وہ واقعی قابل فکر باتیں معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہوں جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے کلبیاں بن جائیں کلب بن جائیں دوستوں کی مجلسیں بن جائیں۔ وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں آگے اولاد پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ بچے بد اخلاق ہونے لگتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں رہتا اس لئے سکینت کا مرکز گھر ہی رہنا چاہیئے۔ عبید اللہ علیم صاحب کی نظم کی طرح کہ اصل خزانہ تو گھر میں ہے۔ باقی سب تو تعلقات کے دائرے ہیں۔ لیکن جو انسان گھر میں لوٹتا ہے اور گھر میں سکون پاتا ہے اس کی کوئی مثال باہر دکھائی نہیں دیتی یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کو بہت پسند تھی جب کبھی کراچی تشریف لے جاتے تھے تو جن شعراء کو بلا کر ان کا کلام سنا کرتے تھے ان میں عبید اللہ علیم صاحب کو خاص مقام تھا اور برحق مقام دیا گیا تھا اور اس میں یہ نظم آپ کو بہت پسند تھی (جہاں تک مجھے یاد ہے) ہو سکتا ہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں مگر مجھ پر یہی تاثر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو یہ نظم بہت پسند تھی کم سے کم جب میں نے سنی تو مجھے بہت پسند آئی اور اگر ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مختلف احمدی رسالوں میں کاپیاں بھجوا دیں تو سب میں چھپ جائے گی کیونکہ اس خطبہ سے اس کا گہرا تعلق ہے سایہ رہتی ہے جو خدا نے گھر میں بنا رکھا ہے اور اسی کو سکینت کی وجہ بتایا ہے پس اپنے گھر میں سکینت ڈھونڈیں اور بیوی میں سکینت ڈھونڈیں۔ آپ کی بیوی آپ کے لئے سکینت کا سامان بنائی گئی ہے اگر اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف نظر ڈالیں گے، غیر گھروں میں جائیں گے اور وہیں آرام پائیں گے اور دیر سے گھر لوٹیں گے اور گھر آکر جس طرح اپنے کپڑے اتار کر پھینکتے ہیں اسی طرح اپنی بیوی بچوں کو اتار پھینکا ہوگا تو پھر ایسا گھر کوئی سکینت والا گھر نہیں ہے اور ایسے معاشرے کی حفاظت اور اس کے امن کا کوئی انتظام ممکن نہیں ہے اس کی کوئی حفاظت نہیں ہو سکتی پس غیروں کو جو ہم نے نصیحت کرنی ہے اس سے پہلے اپنے آپ کو تو ضرور نصیحت کرنی چاہیئے اگر ہم نے غیروں کے سامنے اچھے گھروں کا ماحول پیش نہ کیا تو اس دنیا کا سب سے بڑا اندا یہی تو ہے کہ گھر ٹوٹ رہے ہیں بچوں اور ماں باپ کے رشتے منقطع ہو رہے ہیں۔ بڑوں کے ادب اٹھ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ہر شخص فرد بنتا چلا جا رہا ہے جمعیت کا نظام منتشر ہو رہا ہے پس اگر گھر منتشر ہو جائیں اور ہر شخص میں اس حد تک انفرادیت آجائے کہ ایک دوسرے سے تعلقات محض خود غرضانہ تعلقات رہیں ایک دوسرے کو سکون پہنچانے کی تمنا نہ ہو بلکہ جو کچھ لینا ہے لو اور فارغ ہو جاؤ تو ایسا معاشرہ زندہ نہیں رہا کرتا اور آج کے انسانوں کو سب سے بڑی THREAT سب سے بڑا خطرہ ٹوٹتے ہوئے گھروں سے ہے یورپ اور امریکہ نے تو اس کے ایسے خوفناک نظارے دیکھ لئے ہیں کہ وہاں اب یہ احساس مذہبی قدروں کے علاوہ بھی بڑے زور سے پیدا ہو رہا ہے کہ ہم نے گھر بچائے تو بچیں گے۔ انگلستان کی جو سابق پرائم منسٹر تھیں مسز تھیچر انہوں نے تو آخری دور میں یہی نعرہ بنا لیا تھا کہ ہمیں گھروں کو بچانا ہے اور واقعی یہ درست بات تھی پس دنیا کے گھروں کو بچانے سے پہلے اپنے گھر تو بچائیں ورنہ وہی گنجے والی بات ہوگی کہ بال اگانے کی دوائی بیچتا ہو اور اپنے سر پر ایک بال نہ ہو۔ پس اپنے اُن باتوں کی نہیں اپنے بال بچوں کی حفاظت کا انتظام کرو ورنہ غیروں کے بال بچوں کا کیا خیال کرو گے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ اس کو سمجھو اور پلے باندھو اور

بیویوں کو بھی تو چاہیئے کہ وہ سکینت بنیں

بعض بیویوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے میاں کے لئے تیار نہیں ہوتیں غیروں کے لئے ہوتی ہیں بدزیب نہیں ہوتیں، نیتیں خراب نہیں ہوتیں لیکن ہمارے معاشرے کا یہ قصور ہے اور کچھ عورت کی فطرت کے اندر یہ بات داخل ہے کہ بن سنور کر اپنی طرف کھینچے اس رجحان کو نظم وضبط کے اندر رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے پردے کی تعلیم دی ہے اور یہ رجحان عورت میں مرد کی نسبت بہت زیادہ ہے اسی لئے دیکھا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں تو تیار ہونے میں بہت وقت لیتی ہیں خاوند بیٹھا انتظار کر رہا ہے کہ چلو دیر ہو رہی ہے۔ دکانیں بند ہو جائیں گی یا سورج سر پر چڑھ آیا ہے چلو باہر نکلیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں ذرا تیار ہو جاؤں اور گھر آتے ہی ساری تیاری ختم جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ یہاں زینت دکھاؤ وہاں کوئی زینت دکھانے کی طرف توجہ نہیں نہ بنانے کی توجہ ہے جن کے متعلق فرماتا ہے کہ یہاں زینت چھپاؤ وہاں زینت دکھانے کے لئے چل پڑتی ہیں تو عورتوں نے خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رکھی ہے اپنی زینتوں کو اپنے خاوندوں کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے بنائیں زینت سے مراد صرف ایسی زینت نہیں ہے جو خیالات کو کسی خاص سمت میں موڑے زینت سے مراد ہر وہ زینت ہے جو حسن خلق کی زینت یا ایسی اداؤں کی زینت ہے مثلاً باتوں کی طرز، چلنے کی طرز، کپڑے پہننے، بنتا سنورنا پاک صاف رہنا یہ وہ زینتیں ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے صرف خاوندوں کو شامل نہیں فرمایا بلکہ گھر کے بچوں کو اور تمام محرموں کو شامل فرما دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا یکطرفہ ترجمہ نہ کرنا۔ عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہیئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔ پس اس پہلو سے خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اور صاف ستھرا رہنا چاہیئے، پاکیزہ رہنا چاہیئے گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہیئے۔ بعض بے چاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے، پھر پیاز کاٹے، کھانا پکایا اس کی بو بدن میں رچ گئی، کپڑوں میں رچ گئی لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی دوسرے اس کی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر ایک انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے بہت پرانی بات ہے جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعۃً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دھلا ہوا کپڑا جو ماں نے تیار رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالایطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرز بود و باش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑے خود سیتے تھے پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن۔ پاکیزہ لباس صاف ستھرا خوشبو سے معطر یہ زینت ہے زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ جو زینت محمد رسول اللہ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک رہتی ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگائی ہو تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر اور

اور غریب کی تخصیص نہیں ہے ہر شخص جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ آپ کی زینت اخذ کر سکتا ہے یہ اصول ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں یہ ناممکن ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امیروں کے تو رسول ہوں اور غریبوں کے نہ ہوں، یہ وہ رسول ہے جو ہر تفریق مٹا دیتا ہے مشرق کا بھی ہے مغرب کا بھی ہے مختلف ملکوں کے بدلتے ہوئے فیشن آپ کی طرز زندگی سے مختلف نہیں ہو سکتے یعنی ہر قوم اگر چاہے تو آپ کا فیشن اختیار کر سکتی ہے اور وہ فیشن بنیادی طور پر پاکیزگی ہے نظافت ہے اور یہ ہر کسی کے بس میں ہے اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ گھر سلیقے سے رکھیں اور گھر کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔ بعض گھروں میں جاتے ہیں تو دھکا لگتا ہے صوفہ سیٹ پر دھلے ہوئے یا توڑے پڑے ہوئے ہیں کہیں تولئے کہیں شلواریں لٹکی ہوئیں اس گھر کو دیکھ کر گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے جبکہ بعض غریبانہ گھروں میں جائیں تو ایسا صاف پاکیزہ ماحول ہر چیز سلیقے سے رکھی ہوئی اس لئے عورت کا کام ہے کہ وہ خود بھی کشش کا مرکز بنے اور ایسی کشش کا مرکز بنے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ تمام محرم لوگ اس سے لطف حاصل کریں، پاکیزگی حاصل کریں اور اس ماحول میں بار بار آنے کی تمنا دل میں پیدا ہو، یہ زینت ہے تو اللہ کرے کہ ہماری عورتوں کو صرف مردوں کے خلاف باتیں کہلوانے کا شوق نہ ہو کچھ اپنے متعلق بھی سن لیا کریں اور اس نصیحت پر بھی عمل کیا کریں۔

ایک دوست نے لکھا ہے کہ

ٹیلی ویژن اور وی-سی-آر

کی وجہ سے ہمارا معاشرہ بہت گندا ہو رہا ہے اور دس روپے دے کر دو چار گھنٹوں کے لئے گندی سے گندی فلمیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کب لکھا تھا مگر یہ نوٹ کچھ دیر سے میرے پاس پڑا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے خطبہ دیا تھا اور خطبہ میں نصیحت کی تھی۔ جہاں تک اہل ربوہ کا تعلق ہے مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر سب نے لبیک کہا اور عجیب اتفاق ہے کہ ادھر میں نے خطبہ دیا ہے۔ اُدھر خطبہ سے چند دن تک پہلے ہی کئے ہوئے ان لوگوں کے فیصلے کی اطلاع مجھ تک پہنچی کہ ہم اب ان چیزوں سے پرہیز کریں گے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے اور ایسی کیسٹس اور ویڈیوز وغیرہ کو رواج دیں گے جو اسلامی معاشرے کی تقویت کا موجب بنیں نہ کہ اس کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوں مختلف قسم کی دلچسپ فلمیں موجود ہوتی ہیں۔ حاصل کی جا سکتی ہیں اور ان گندی فلموں کے مقابل پر بہت ہی زیادہ لذت پیدا کرنے والی اور تسکین بخش فلمیں ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ نیچر پر جو فلمیں ہیں۔ مختلف جانور کس طرح رہتے ہیں کس طرح ان کا بود و باش ہے ان کی ادائیں کیا ہیں ان کا کھانا کیا ہے کس ملک اور کس موسم کے کیسے کیسے جانور آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات رکھتے ہیں ان کی کیا کیا نشانیاں ہیں کیا چیزیں ہیں جو ان کی رستے معین کرتی ہیں۔ کہیں کوئی جانور ہے جو اپنی بو چھوڑتا چلا جا رہا ہے اس لئے کہ اس بو سے اس کے ساتھی دوسرے جانور پہچان لیں کہ یہاں سے وہ گزرا ہے یا واپس اپنے مسکن کی طرف لوٹ سکے اور دوسرے بھی متنبہ ہوں کہ یہ رستہ اس نے بنا رکھا ہے۔ جانوروں کے تعلقات کے باریک در باریک قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنا رکھے ہیں اور جنگل یونہی نہیں بسا ہوا اس میں ایک نظام کارفرما ہے ایک خاموش ہاتھ ہے جو جنگل کے نظام کو مرتب کر رہا ہے منظم کر رہا ہے۔ اس کے تقاضے پورے کر رہا ہے اور اس خاموش زبان کو سمجھنے کے لئے سائنس دانوں نے کوشش کی ہے جس زبان میں جنگل کے ان جانوروں کو رہنے کے سلیقے سکھائے جا رہے ہیں اور اس پر بہت ہی اچھی اچھی فلمیں بنائی ہوئی ہیں۔ پھر سمندر کے جانوروں کی فلمیں ہیں یعنی ہوا خشکی سمندر، سمندر کی تہہ تک اُتر کر سائنس دانوں نے دیکھا ہے تو جن قوموں نے ایسی اچھی چیزیں دریافت کی ہیں اس کے دونوں قسم کے مصرف بھی کئے ہیں اور ان کے نتیجہ میں اچھا برا ہر قسم کا تفریح کا سامان

چھپا ہے تو ہمارے ربوہ والے ہوں یا دوسرے ویڈیو کا کاروبار کرنے والے ہوں یا ویڈیو کی خواہش رکھنے والے احمدی خاندان ہوں جن کو توفیق ہے اور انہوں نے گھروں میں ویڈیو رکھی ہو انہیں چاہیئے کہ وہ ایسی چیزیں طلب کریں۔ میں نے ایک دفعہ کچھ نمونے ربوہ بھجوائے تھے اور پھر یہ سلسلہ منقطع ہوا لیکن میں نے اور بھی کیسٹس تیار کر کے رکھی ہوئی ہیں وہ بھی انشاء اللہ موقعہ ملے تو بھیجیں گے لیکن اس میں مشکل صرف یہ ہوتی ہے کہ ایک کیسٹ سے دوسری کیسٹ میں منتقل کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت چاہیئے ورنہ ان کے COPY RIGHTS محفوظ ہوتے ہیں اس لئے سنٹرز تو مختلف جگہ کھولے جا سکتے ہیں وہاں سے اُن کی LEADING لائبریریز بنائی جا سکتی ہیں لیکن عموماً کاپی کر کے بار بار وہاں بھجوانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ خطرہ سے خالی ہمارے لحاظ سے خصوصیت سے کیونکہ باہر تو لوگ عام طور پر کرتے رہتے ہیں اور پرواہ ہی نہیں کرتے لیکن ہمارے لئے بعض تقاضے ایسے ہیں جو اہمیت رکھتے ہیں۔ مجبوریاں ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں اگر مختلف بڑی بڑی جماعتیں جہاں عموماً ایسے مسائل ہیں وہ یہاں لکھ کر یا کہیں اپنے طور پر، اپنے دوستوں سے کہہ کر جو یورپ امریکہ وغیرہ میں بستے ہیں ایسی ویڈیوز حاصل کریں اور ممکن ہو تو ان کا ترجمہ ساتھ DUB کر دیں جو ممکن ہے اور کوئی مشکل نہیں ہے اور اردو میں یا پنجابی میں یہ کر کے پھر اضلاع میں LEADING لائبریریاں بنا لیں۔ بعض ویڈیو گھوم رہی ہوں ایک گاؤں میں پہنچیں، دوسرے گاؤں میں، تیسرے گاؤں میں چند دن ٹھہریں، اور یہ اتنی زیادہ ہیں کہ تسلسل اس عرصہ میں ٹوٹے گا نہیں اور بھوک قائم رہے گی اس لئے اگر وہ اس قسم کی پچاس۔ سو فلمیں منگوا لیں تو انشاء اللہ جب تک وہ گھوم کر واپس آئیں گی دوسرا نمبر جانا شروع ہو جائے گا اور اس طرح شوق کا جو تسلسل ہے وہ ٹوٹے گا نہیں ہمارے دیہات وغیرہ میں ان کا دیکھنا خاص طور پر بڑا ضروری ہے کیونکہ دیہاتی لوگوں کو خصوصیت کے ساتھ یہ شوق ہوتا ہے کہ ایک چیز شروع کر دیں تو بس چل سو چل اور جہاں وہ ٹوٹ گئی وہاں بات ختم۔ شوق بھی اُتر گئے یہ مزاج کا فرق ہے صرف پاکستان کا نہیں باقی دنیا کے دیہات میں بھی غالباً یہی ہوگا۔ مجھے یاد ہے چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غالباً میر حامد اللہ صاحب کا ذکر کرتے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے (ان کا نام مجھے پورا یاد نہیں۔ لیکن مشہور خاندان ہے سیالکوٹ کے تھے) ان کا یا ان کے والد صاحب کا — صحیح اب یاد نہیں ہے) لیکن ایک بزرگ صحابی کا ذکر کرتے تھے جو سیالکوٹ کے تھے اور ان کی عادت تھی کہ وہ دن میں ایک دفعہ خوب سیر ہو کر کھانا کھاتے تھے اور پانی اس طرح پیتے تھے کہ بیچ میں ذرا بھی انقطاع برداشت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ چوہدری صاحب بتایا کرتے تھے کہ ماشکی کو حکم تھا کہ میں کٹورے سے منہ لگا کر پیتا ہوں تم پانی ڈالتے چلے جاؤ اور کہا کرتے تھے کہ "ڈیک" نہ ٹوٹے یعنی یہ جو مسلسل پانی اندر جا رہا ہے یہ ٹوٹے نہ ورنہ میری پیاس کا مزہ ختم ہو جائے گا۔ پھر پینے کو دل ہی نہیں چاہے گا (یہ میر حامد علی نہیں غالباً کوئی اور تھے، پہلوان بھی تھے اور بڑے جسیم) بہرحال بات ہے تو ویسے سنت کے مطابق نہیں ہے یہ میں آپ کو بتا دوں۔ آپ یہ نہ سمجھنا کہ اسی طرح ہی ہونی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سنت یہ تھی کہ پانی ٹھہر ٹھہر کر پیتے تھے۔ ڈیک توڑ توڑ کر پیتے تھے مگر میں بتا رہا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں یہ بعض عادتیں ہیں اور وہ ابھی تک جاری ہیں تو ان کی ویڈیو کیسٹس کی ڈیک نہ ٹوٹنے دیں۔ کیونکہ جہاں ٹوٹ گئی وہاں سلسلہ ہی ٹوٹ جائے گا تبھی مجھے ڈر ہوا تھا کہ میں باہر چلا گیا اور ایک دفعہ خطبہ کا تسلسل منقطع ہو گیا تو لوگوں نے آنا ہی پھر بند کر دینا ہے اس لئے قومی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض اقدامات اختیار کرنے ضروری ہوتے ہیں یہ اگر آپ جاری رکھیں گے اور ڈیک نہیں ٹوٹنے دیں گے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دوسری فلموں کے لئے جگہ ہی نہیں رہے گی۔ باتوں کا ماحول بدل جائے گا۔ جو انسانی ذوق ہیں ان کی اصلاح ہو گی اور ذوق ترقی کریں گے

اور دوسری جو گھٹیا اور گندی فلمیں ہیں ان کی کوئی حقیقت سامنے نہیں رہے گی بے معنی سی ہو جائیں گی تو تربیت میں ایسے حکیمانہ انتظام ہونے چاہئیں کہ جہاں محض زور کی نصیحت اور سزا کے ڈنڈے کام نہ کر رہے ہوں بلکہ دل کی تمنائیں آپ کی نصیحت کے مطابق اسی ہوا پر چل پڑیں یوں اچھی چیزیں دیں اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ کا مضمون ہے جو ہمیشہ ہمارے لئے راہنما رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برائی کو روکنا ہے تو اچھائی کے ذریعہ روکو اچھی چیز دو اور پھر برائی روکو خالی حکم چلاتے رہو کہ فلاں چیز چھوڑ دو فلاں چیز چھوڑ دو تو کوئی نہیں ماننے لگا۔ ہر بری چیز کے بدلے ایک اچھی چیز بناؤ

ہر بُری عادت کے بدلے ایک اچھی عادت کا منصوبہ تیار کرو

اور وہ اچھی عادت دے کر کہو کہ اب اس کو چھوڑ دو کوئی برا کھانا کھا رہا ہو اور آپ کہیں کہ چھوڑ دو پرے یہ برا کھانا ہے تو کون چھوڑے گا ہاں اچھا کھانا ساتھ رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ اب یہ بُرا کھانا چھوڑو تو وہ شوق سے چھوڑے گا۔

دوسری بات جو مجھے اُنہوں نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر ادب اُٹھ رہا ہے۔ نئی نسلوں میں اپنی قدروں سے ہی ایک قسم کی بے اعتنائی سی پیدا ہو رہی ہے اور یہ ایک عمومی بیماری ہے جو پھیلتی ہوئی اور بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے مثال انہوں نے اس کی یہ دی ہے کہ مسجدوں میں ننگے سر جانا ایک عام رواج بن رہا ہے اس سلسلہ میں یہاں تو میں نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اللہ کے فضل سے انگلستان کی جو نئی نسلیں ہیں ان میں بہت نمایاں فرق پڑا ہے پہلے ننگے سر مسجدوں میں جانے کی جو عادت تھی اب وہ خدا کے فضل سے بہت کم رہ گئی ہے بہت معمولی رہ گئی ہے اور بالعموم آپ کو سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نظر آئیں گے لیکن مجھے پتہ لگا ہے کہ ربوہ کی مسجدوں میں بھی مسجد مبارک میں بھی کئی لوگ ہیں جو اسی طرح جاتے ہیں اور ان کو نصیحت کرو تو کہتے ہیں کہ کیا ضرورت ہے کوئی بات نہیں اور بعض لوگ تو صرف اس لئے کہ بالوں کی مانگ نہ خراب ہو جائے انہوں نے جہاں جہاں جس طریقے سے چیر نکالے ہوئے ہیں وہ وہیں قائم رہیں ایسی بیہودہ عادت ہے یہاں صرف ٹوپی کا مسئلہ نہیں ہے کہ ٹوپی کس حد تک ضروری ہے یہ ایک اندرونی مرض ہے جس کا اظہار ہوا ہے اس بات کو نوجوان لوگ سمجھتے نہیں اور ان بحثوں میں پڑ جاتے ہیں کہ سو فیصدی ثابت کرو کہ ٹوپی نہیں پہنیں گے تو کتنا گناہ ہو گا۔ اور کہاں لکھا ہوا ہے کہ اتنا گناہ ہوگا وغیرہ وغیرہ یہ بے وقوفی کی باتیں ہیں قرآن کریم نے جہاں معروف کا حکم دیا ہے اس معروف کے تابع یہ ساری باتیں آجاتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم سے عورتیں جب بیعت کرتی تھیں تو ان سے معروف کا لفظ کہلوایا جاتا تھا کہ ہم معروف میں آپ کی اطاعت کریں گی تو قرآن کریم نے اصول پیش فرما دئے ہیں اور وقت کے امام کا کام ہے کہ وہ نظر رکھے اور جہاں جہاں کچھ برائیاں ایسی پیدا ہو رہی ہوں جو بظاہر دیکھنے میں اتنی اہم نہ ہوں لیکن ان کی جڑیں گہری ہوں اور بعض گہرے رجحانات پر اثر انداز ہونے لگ جائیں رجحانات کو گندا کر رہی ہوں ان پر نظر رکھے اور ان کو روکے وہاں کوئی یہ کہے کہ بتاؤ قرآن کریم میں کہاں واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ کہاں حدیث میں لکھا ہوا ہے لکھا تو ہوا ہے مگر تمہیں دکھائی نہیں دے رہا وہ معروف کا لفظ ہے جو آج بھی ہماری بیعت میں داخل ہے کہ معروف میں میں اطاعت کروں گا یا معروف میں میں اطاعت کروں گی تو یہ جو ٹوپی سر سے اترتی ہے اگر اتفاقاً اتر جائے تو اور بات ہے پہلے اندر سے انسان کے تقویٰ کی ٹوپی اترتی ہے پہلے اس کا رجحان معاشرے کی طرف بدلتا ہے اپنی قدروں کی ناقدری کا احساس پہلے اٹھتا ہے پھر وہ ٹوپی اندر کی گندی ہواؤں سے اڑ جاتی ہے اور سر پھر ڈھکتے ہوئے شرم آتی ہے وہ شرم پہلے صرف گلیوں میں آتی ہے پھر مسجد میں بھی آجاتی ہے اور وہ عادت بن جاتی ہے باہر اس لئے ٹوپی پہن کر نہیں جاتے کہ ان کو خیال ہے کہ اگر ٹوپی پہنی ہو تو لوگ کہیں گے کہ یہ مولوی مزاج کا کوئی آدمی ہے اور جو جو حرکتیں ہم نے کرنی ہیں یا جو اپنا مزاج بنا کر ہم پھرنا چاہتے ہیں اس مزاج کے خلاف ہے ہم لوگوں سے نتھر کر الگ ہو جائیں گے کہ یہ ٹوپی والا ہے اور واقعۃً ٹوپی بڑی حفاظت کرتی ہے ٹوپی سے انسان بہت سی بدیوں سے اس وجہ سے بچتا ہے کہ لوگ آپ سے ان بدیوں کی توقع نہیں کرتے

ٹوپی آپ کے مزاج کی تشخیص کر دیتی ہے

اور تعیین کر دیتی ہے لیکن جہاں تک مسجد میں ٹوپی کا تعلق ہے اس کا تو ادب سے گہرا تعلق ہے میں ایسے نوجوان جانتا ہوں کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ ٹوپی پہنو تو کہتے تھے، ثابت کرو کہ کہاں حکم ہے کوئی ضروری نہیں ہے اور اپنے والد کے سامنے بغیر ٹوپی کے جاتے ہوئے ان کی جان نکلتی تھی وہاں جرأت نہیں ہوتی تھی کہ دندناتے ہوئے ننگے سر چلے جائیں اور جب مسجد میں روکتے تھے تو کہتے تھے کہ کوئی ضرورت نہیں یعنی خدا سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ باپ سے ڈرنا ضروری ہے اور باپ بھی وہ جو جلال والا باپ ہو۔ یہ نہایت بیہودہ حرکتیں ہیں۔ یہ بیہودہ بحثیں ہیں اگر تم ٹوپی اتار کر اس طرح دندناتے پھرو گے تو زبردستی تو تم پر کوئی نہیں ہو سکے گی نہ امور عامہ کو اختیار، نہ خدام کو، نہ انصار کو، جماعت کا کوئی نظام تمہیں سزا نہیں دے گا۔ مگر تم اپنے آپ کو جو سزا دے رہے ہو تم نے جو بے ادبی کی راہ اختیار کرلی وہ تمہیں سب برکتوں سے محروم کر دیں گی خدا کے حضور جھکنے کے لئے جس قسم کی عاجزانہ روح کی ضرورت ہے وہ روح باہر چھوڑ کر جا رہے ہو اور مسجد میں زینت لیکر نہیں جا رہے حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ: اے لوگو مسجد میں زینت لے کر جایا کرو مسجد کی سب سے بڑی زینت تقویٰ ہے ادب ہے حیاء ہے اور ٹوپی کا سر سے اترنا اس زینت کے بالکل برخلاف اور مخالفانہ بات ہے پس ان تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے اور ہماری فطرت میں جو بات داخل ہے اس کو مدّنظر رکھنا چاہیئے مغرب میں بعض دفعہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ ٹوپی پہننا کیوں ضروری ہے ہم تو بڑوں کا ادب کرنے کی خاطر ٹوپی اتار دیتے ہیں چنانچہ یہ واقعہ درست ہے یہاں رواج ہے جج کے سامنے جائیں تو جج ٹوپی پہنتا ہے۔ اور جو حاضر ہونے والے ہیں ان کو ٹوپی اتارنی پڑتی ہے۔ انگریزی محاورہ ہے HATS OF TO YOU تمہارے ادب میں ہم HAT اتارتے ہیں لیکن ٹوپی وقار کا نشان ضرور سمجھتے ہیں۔ جج کو اجازت ہے ٹوپی پہننے کی بلکہ لازم ہے کہ پہن کر آئے جس کا مطلب ہے کہ اس کو ادب اور وقار کا مقام ملا ہے تو کم سے کم یونہی سہی تم یوں سمجھا کرو کہ خدا کے دربار میں ہمیں عزت دی گئی ہے اللہ نے ہمیں وقار بخشا ہے خدا نے وقار بخشا ہو اور تم اتار کر پھینک دو یہ بھی تو بے ادبی ہے جج اگر ٹوپی اتار کر بیٹھے گا تو وہ قوم کی بے ادبی کر رہا ہے۔ اس روایت کی بے ادبی کر رہا ہے جس نے اس کو وہ خاص وقار اور عزت کا اور افتخار کا مقام عطا کیا ہے پس مسجدوں میں ٹوپی پہن کر جانا سنت کے مطابق ہے اس کا ایک اندرونی روحانی رجحان سے تعلق ہے اس لئے اس کو رواج دیں بچوں کو چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں بنا کر دیں ضروری تو نہیں کہ مہنگی ٹوپیاں ہی ہوں کپڑے کی ٹوپیاں ہی سہی مگر ادب کا ایک نشان ضرور ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کو ان چیزوں کی طرف بھی واپس لے کر آئے اور ان چیزوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اور نصیحت کی چھوٹی چھوٹی بہت سی باتیں باقی ہیں انشاء اللہ آئندہ جمعہ یا اس کے بعد اس سلسلہ کو پھر شروع کریں گے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خدا حافظ

نوٹ :- مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتبہ کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

(ادارہ)

بمبئی کے ہولناک فسادات اور جماعت احمدیہ کی بے لوث انسانی خدمت

رپورٹ ۔ مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر مبلغ بمبئی

بمبئی کی قیامت صغریٰ جس میں ہزاروں قیمتی جانوں کے نقصان کے علاوہ بھاری مالی نقصان بھی ہوا ایک وقت تک نہ صرف اہل بمبئی کو یاد رہے گی بلکہ پورے ہندوستان کے منصف مزاج اور سیکولر ہندوستانیوں کے دلوں کو تڑپاتی رہے گی۔ فسادات تو ہوئے لیکن ہزاروں کی تعداد میں ایسے انسان ننگے اور بے گھر ہو کر سڑکوں اور گلیوں میں آ گئے جو خدا کی زمین اور بلند آسمان کو ہی بس اپنا سب کچھ سمجھ رہے تھے۔ کئی ہجرت کر گئے بہت سے ریلیف کیمپوں میں ٹھنڈی سانسیں بھرنے لگے۔

ایسے حالات میں جماعت نے کام کرنا شروع کیا جبکہ بہت کشیدگی تھی آنا جانا بہت مشکل تھا۔ اس لئے محترم امیر صاحب نے اندھیری کی طرف کام شروع کیا اور خاکسار کو بمبئی سنٹرل کی طرف کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ محترم امیر صاحب نے ناگر کے کیمپ میں فوری طور پر کھانا پکانے کے اور کھانا کھلانے کے برتن روانہ کئے بلکہ خود لیکر گئے اس کے علاوہ باندرہ بلاسٹ کے لئے چاول گندم دال، چینی اور کمبل بمبئی سنٹرل سے روانہ کئے جو امیر صاحب نے وہاں خود پہنچائے۔ بمبئی سنٹرل کے آٹھ کیمپوں میں پچاس ہزار افراد پناہ گزین تھے۔ امیر صاحب کی ہدایت پر ان کا سروے کر کے جائزہ لیا گیا اور انہیں دال چاول چینی کمبل اور دوائیں لیکر دی گئیں۔ مدن پورہ میں ہی اڑھائی صد کمبل تقسیم کئے گئے۔

ٹکٹوں کی تقسیم

بہت سے لوگ ایسے بھی تھے جو بالکل برباد ہو چکے تھے اور اب وہ بمبئی میں رہنا نہیں چاہتے تھے ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ کرایہ کا تھا! باہم مشورہ سے طے پایا کہ ایسے مجبور لوگوں کو ٹکٹیں بھی خرید کر دی جانی مناسب ہیں۔ چنانچہ خدام نے بڑی محنت سے اور بلا خوف و خطر اس کام کو سر انجام دیا۔ پناہ گزین ٹکٹ کے باوجود اسٹیشن تک جاتے ہوئے ڈرتے تھے لیکن خدام بڑی ہمت کر کے ان کو اپنے ساتھ لیتے اور گاڑی پر سوار کر کے آتے باوجود اس کے کہ کرفیو لگا ہوا ہوتا۔ مجموعی اعتبار سے دو صد ستائیس (۲۲۷) افراد کو ریزرویشن کے ساتھ ٹکٹیں خرید کر دیں۔ ان میں اکثریت بہار جانے والوں کی تھی۔ اور فی ٹکٹ ۲۲۵/- روپے تک خرچ ہوا ہے

میڈیکل ایڈ

میڈیکل ایڈ پہنچانے کا کام مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب کے ذمہ تھا محترم ڈاکٹر صاحب نے خاکسار برہان احمد ظفر مبلغ سلسلہ اور اپنے چھوٹے بھائی امتیاز احمد صاحب کے ساتھ قریب کے سب کیمپوں کا دورہ کیا۔ تین کیمپ والوں کے پاس ڈاکٹر موجود تھے لیکن دوائی کی کمی تھی، محترم ڈاکٹر صاحب نے فوری طور پر انہیں دوائی خرید کر دی بعض کیمپوں میں ڈاکٹر بھی تھے اور دوائی بھی تھی۔ لیکن تین کیمپ ایسے بھی تھے جہاں کوئی ڈاکٹر بھی موجود نہ تھا چنانچہ محترم ڈاکٹر صاحب ہر روز صبح شام ان کیمپوں میں دورہ کرتے اور مریضوں کو دیکھتے اور دوائی دیتے۔ یہ کام اٹھارہ دنوں تک جاری رہا جب تک لوگ کیمپوں سے واپس نہیں چلے گئے۔

تین حاملہ عورتوں کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ اور ان کے جملہ اخراجات جماعت نے برداشت کئے۔ ملاڈ میں ایک بہت بڑا کیمپ تھا جس میں بیس ہزار لوگوں نے پناہ لی ہوئی تھی۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ وہاں قریب ہی رہتے ہیں انہوں نے وہاں کا سروے کیا تو وہاں کے انچارج نے دوائی کی قلت کی شکایت کی چنانچہ وہاں پر دو مرتبہ کافی مقدار میں دوائی روانہ کی گئی۔ محترم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب نئے احمدی ہیں اور یہی جماعت کی ہومیوپیتھک ڈسپنسری بھی چلا رہے ہیں۔ ماشاء اللہ بڑے ہی مخلص ہیں۔ انہوں نے خود بیعت کرنے کے بعد اپنے گھر والوں کو بھی تبلیغ کی ابھی تک ان کے گھر کے چار افراد گزشتہ چار ماہ میں جماعت میں شامل ہو گئے ہیں۔

اجناس کی تقسیم

جب حالات کچھ بہتر ہوئے تو وڈالا کے احمدیوں نے یہ اطلاع دی کہ ہمارے ہاں ریلیف کا سامان بہت کم آ رہا ہے کسی کو ملتا ہے اور کسی کو بالکل نہیں ملتا۔ لوگ فاقوں میں ہیں۔ چنانچہ خاکسار نے خدام کو ساتھ لیا اور فوری علاقہ کا سروے کیا وہاں ایک کمرہ حاصل کر کے اجناس اس میں اسٹور کیں جس میں دال، چاول، کمبل، چینی، گندم تھی۔ اس علاقہ کے تمام تباہ شدہ علاقوں کا دورہ کر کے حالات پوچھ کر دیکھ کر ٹوکن دیئے جاتے۔ اس ٹوکن پر لوگ آ کر اشیاء حاصل کرتے۔ جماعت کی طرف سے جب اشیاء دی گئیں اس پر ہی وہاں کے لوگوں کو حقیقی رنگ میں ریلیف ملی اور ہر آدمی نے اس بات کا اقرار کیا کہ احمدیہ ریلیف کمیٹی کی طرف سے ہی اصل میں ریلیف ملی ہے ورنہ پہلے تو لوگ صرف اپنوں کو ہی وہ بھی منہ دیکھ کر دیتے تھے اور دیتے بھی اس قدر کم تھے کہ صرف ایک وقت کا گزارہ ہوتا تھا۔ الحمد للہ۔ اسکے ساتھ ساتھ جن لوگوں کو کمبلوں کی ضرورت تھی حالات کو دیکھتے ہوئے کمبل بھی وہاں تقسیم کئے گئے۔ وڈالہ میں مجموعی اعتبار سے چار صد پچپن (۴۵۵) گھرانوں کو جنس تقسیم کی گئی جو کہ اکاون کوئنٹل (۵۱) تھی۔ جس سے ایک اندازے کے مطابق اڑھائی ہزار افراد نے فائدہ حاصل کیا۔

۲ ۔ وڈالہ کا کام جاری تھا اسی دوران دھاراوی کے علاقہ کی رپورٹ ملی کہ وہاں اب تک بعض علاقوں میں کوئی دیکھنے بھی نہیں گیا ہے چنانچہ اس علاقہ کا بھی جا کر جائزہ لیا گیا۔ یہ علاقہ ایسا تھا کہ لوگ وہاں جاتے ہوئے ڈرتے تھے لیکن خاکسار کے ساتھ خدام نے بڑی ہمت سے اس علاقہ کا دورہ کیا۔ وہاں بھی ایک کمرہ حاصل کر کے ہر علاقہ میں جا کر جائزہ لیکر ٹوکن ایشو کئے اور جنس تقسیم کرنی شروع کی۔ وہاں جب جنس تقسیم کی جا رہی تھی ایک یہ واقعہ بھی ہوا کہ وہاں کی مرکزی ریلیف کمیٹی نے لوگوں کے بڑے دباؤ ڈالنے پر ایک جگہ کچھ ریلیف کا سامان روانہ کیا۔ وہاں کی ضرورت کے لحاظ سے وہ بہت کم تھا۔ انہوں نے جب یہ دیکھا کہ جماعت لوگوں کو کم از کم اتنا تو دیتی ہے کہ ایک فیملی ایک ہفتہ تک کھا سکے تو انہوں نے ہماری طرف رجوع کیا اور مرکزی ریلیف کمیٹی کا سامان یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ آپ صرف نام کی خاطر یہ سامان دے رہے ہیں ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جہاں پہلے تقسیم کرتے ہیں وہاں کریں۔ جماعت احمدیہ جس طرح ریلیف کا سامان دے رہی ہے کم از کم اس قدر تو دینا چاہیئے۔ اگر پہلے آپ لوگوں کو عقل نہیں آئی تو کم از کم ان کو دیکھ کر ہی سیکھو کہ یہ لوگ جس طرح کام کرتے ہیں۔ بہر حال جماعت نے وہاں ہندو مسلم کا خیال کئے بغیر جنس تقسیم کی۔ اب بھی جب وہاں جاتے ہیں تو لوگ یاد کرتے ہیں اور بار بار شکریہ ادا کرتے ہیں یہاں پر بھی دال چاول۔ چینی کمبل گندم وغیرہ تقسیم کی گئی۔ دھاراوی میں چھ صد پینتیس (۶۳۵) گھرانوں کو کھانے کی اشیاء تقسیم کی گئیں۔ دھاراوی میں چورانوے (۹۴) کوئنٹل جنس تقسیم کی گئی پچانویں افراد کو کمبل تقسیم کئے گئے۔

۳ ۔ ملاڈ میں قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی نگرانی میں تین مرتبہ کھانے پینے کی چیزیں اور دوائیں روانہ کی گئیں جب خاکسار نے اس کیمپ کا دورہ کیا تو وہاں کے انچارج جناب احمد جمال سوداگر صاحب نے اپنی ورکنگ کمیٹی کے سامنے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم کو سب سے اچھی اور بہتر اور سب سے پہلے ریلیف جماعت احمدیہ ہی سے حاصل ہوئی ہے۔ ہمیں جس چیز کی بھی ضرورت پڑتی تھی فوراً ہمیں مل جاتی رہی ہے ہم آپ کے

بیحد مشکور ہیں۔ وڈالا کیمپ میں جماعت کی طرف سے تین مرتبہ جو جنس دوائیں کمبل وغیرہ روانہ کئے گئے اُن کی مالیت تقریباً چالیس ہزار روپے تک ہوگی۔

مشن ہاؤس چونکہ ریلیف کمیٹی کا سنٹر تھا اس لئے ہر جگہ سے مشن میں فون آتے تھے۔ باندرہ سے ایک دن اطلاع ملی کہ ہمارے علاقہ کے بہت سے لوگوں کے مکان جل گئے ہیں کھانے کی اشیاء تو ہمارے پاس ہیں لیکن لوگوں کے پاس اوڑھنے کے لئے کمبل اور گرم کپڑے نہیں ہیں۔ جماعت نے فوری طور پر ایک سو کمبل خرید کئے اور امیر صاحب کی گاڑی میں لیکر وہاں پہنچے جب ان کی ضرورت دیکھی گئی تو ضرورت اس سے بھی زیادہ تھی۔ دوسرے دن اور کمبل خرید کر وہاں کے پناہ گزینوں میں تقسیم کئے گئے۔

برتنوں اور چادروں کی تقسیم

جس وقت ہم دھاراوی کے علاقہ میں جنس تقسیم کر رہے تھے اسی دوران بی۔ جے۔ پی کے کچھ لوگوں نے وہاں کے فساد زدگان کو برتن تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا ہم نے بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُن سے بات کی کہ ہم بھی چند خاندانوں کو برتن دیں گے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ جہاں ہندوؤں کو دے رہے ہیں وہاں مسلمانوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ چنانچہ ہم نے ان سے پچاس سیٹ دینے کا وعدہ کیا جس میں ایک بالٹی تین پتیلیاں۔ دو گلاس چار کٹوریاں۔ دو ڈونگے۔ ایک چمچ۔ ایک کڑھائی۔ دو تھالیاں۔ دو چادریں۔ ایک چٹائی، ایک سیٹ میں شامل تھی ہم نے اُن سے ہندو مسلم بھائی چارے کو فروغ دینے کے لئے کہا کہ ہم پینتیس ہندو گھرانوں کو اور پندرہ مسلم گھرانوں کو یہ پچاس سیٹ دیں گے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو لانے کا انتظام آپ کریں۔

یہ پروگرام ۲۰؍جنوری ۹۳ء کو گنیش ودیا مندر اسکول کے احاطہ میں رکھا گیا۔ جس میں بی۔ جے۔ پی کے ایم۔ پی جناب رام نائیک صاحب نے بطور مہمان خصوصی کے شرکت کی۔ جس میں حاضرین کے سامنے خاکسار نے بھی تقریر کی اور لوگوں کو پیار و محبت پیدا کرنے اور ایک دوسرے مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرنے پر انصاف کی حکومت قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ محترم رام نائیک صاحب نے جماعت کی تعریف کرتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ زندہ رہنے والا کردار ہے۔ دودھ تو دودھ ہی ہوتا ہے لیکن اگر اس میں شکر ڈال دی جائے تو دودھ کا مزا ہی اور ہو جاتا ہے آج جماعت احمدیہ کی اس پروگرام میں شرکت کی وجہ سے مزہ ہی اور ہو گیا ہے۔ تمام لوگوں نے اس ملے جلے پروگرام کو بہت پسند کیا۔ بعدہ محترم رام نائیک صاحب نے محترم امیر صاحب اور خاکسار نے اپنے ہاتھوں سے لوگوں کو سامان تقسیم کیا۔ اس کا اتنا اچھا اثر ہوا کہ جو لوگ مسلمانوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے وہ پیار کی نظر سے دیکھنے لگے اب بھی اگر اس علاقہ میں جائیں تو لوگ بڑی محبت سے سلام کرتے ہیں۔ بعض مسلمانوں کی طرف سے شروع میں جب یہ پروگرام نہیں ہوا تھا کچھ مخالفت بھی ہوئی لیکن جب اس کے بہتر نتائج کو دیکھا تو بڑی خوشی کا اظہار کیا۔

دوسرا پروگرام بھی دھاراوی میں ہی رکھا گیا۔ جو کہ بھگت سنگھ نگر کے لوگوں کے لئے تھا۔ وہاں پر بھی پچپن گھرانوں میں برتن وغیرہ تقسیم کئے گئے اور باقاعدہ وہاں بھی جلسہ کیا گیا جس میں خاکسار نے تقریر کی اس میں وہاں کے ہی ایک سیاسی لیڈر جناب گوردن چوان کو مہمان خصوصی کے طور پر لیا گیا تھا۔

تیسرا پروگرام مشن ہاؤس پر ہی رکھا گیا۔ اس جگہ کپڑی سنٹرل۔ سات راستہ اور دھوبی گھاٹ کے لوگوں کو برتن تقسیم کئے گئے۔ یہ پروگرام ۶/۲/۹۳ کو منعقد ہوا جس میں پندرہ ہندو گھرانوں اور پینتیس مسلم کل پچاس گھرانوں کو سامان تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام میں جنتا دل بمبئی کے جنرل سکریٹری جناب نسیم صدیقی صاحب صدر تھے جبکہ مکرم جیکب ابراھام صاحب منیجر الی ایم۔ سی۔ اے۔ ہوٹل مہمان خصوصی تھے۔ اس میں خاکسار کے ساتھ ان دونوں مہمانوں نے بھی تقاریر کیں۔ جس میں جماعت کے کاموں کو سراہا۔ مکرم نسیم صدیقی صاحب نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں جماعت احمدیہ نے بنی نوع انسان کی بڑی خدمت کی ہے ہمیں بھی بعض جگہوں پر سامان کی ضرورت پیش آئی جس کو جماعت نے ایک اشارہ پر پورا کیا۔ اور پھر مذہب کی بھی کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے بلکہ جب میں نے پینتیس مسلم کی فہرست ان کے پاس روانہ کی تو انہوں نے کہا کہ آپ اس میں پندرہ ہندوؤں کو شامل کریں تب اس میں پندرہ ہندو بھی شامل کئے یہ اس جماعت کے بڑے پن کی نشانی ہے کہ جو خدمت کے لئے کسی مذہبی تفریق کو آڑے نہیں آنے دیتی۔

چوتھا پروگرام راجندر نگر میں رکھا گیا۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں ہمارے جانے سے قبل کوئی بھی نہ گیا تھا اور کسی کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ کس قدر نقصان ہوا ہے کیونکہ اس علاقہ کے سب مسلمان وہاں سے بھاگ گئے تھے اور کوئی بھی واپس نہ آیا تھا۔ جیسے ہی ہمیں اطلاع ملی ہم نے وہاں کی مقامی یووا مسلم ریلیف کمیٹی کے تعاون سے اس علاقہ کا دورہ کیا اور اسی علاقہ کے ایک ایک گھر کو دیکھا گیا ہمارے اس کام سے لوگوں میں ہمت آگئی اور لوگ اپنے گھروں کو واپس آنے لگے۔ اُن کو مزید ہمت دلانے کی غرض سے وہاں بھی ایک پروگرام رکھا گیا۔ جس میں وہاں کے کستوربا پولیس اسٹیشن کے انچارج جناب گنگا دھر سند سے نے شرکت کی۔ اسی طرح مہمان خصوصی کے فرائض جناب دلیپ نرور کر صاحب کارپوریٹر راجندر نگر (شیوسینا) نے سرانجام دیئے۔ یہ پروگرام بھی تلاوت و نظم کے ساتھ شروع ہوا بعدہ خاکسار نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب پیغام صلح کے مضمون کو پیش کرتے ہوئے انبیاء کی تکریم کرنے اور آپسی بھائی چارے کو فروغ دینے کی طرف حاضرین کو توجہ دلائی۔ بعدہ مہمان خصوصی نے بھی سامعین سے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے جو کچھ کہہ دیا ہے اس کے بعد کہنے کے لئے اور کچھ باقی ہی نہیں رہتا جماعت احمدیہ کی طرف سے جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ ہی سچ ہے اور اسی پر عمل کر کے ہم آپسی پیار کو بڑھا سکتے ہیں۔ نیز انہوں نے کہا کہ میرے دروازے پہلے کی طرح آج بھی کھلے ہیں کوئی بھی کسی وقت بھی کسی کام سے بھی میرے پاس آئے میں اس کی ہر ممکنہ مدد کروں گا۔ اس کے بعد وہاں ۱۷ گھرانوں میں سامان تقسیم کیا گیا۔ یہ پروگرام ۱۴؍فروری کو منعقد کیا گیا تھا۔

پانچواں پروگرام۔ راجندر نگر کے پروگرام نے اتنا اچھا اثر ڈالا کہ وہاں کے قریبی علاقہ دیوی پاڑا اور کاجو پاڑا کے لوگوں نے درخواست کی کہ آپ ہمارے علاقہ میں بھی ایک ایسا پروگرام کریں تاکہ لوگوں کو واپس آنے کی ہمت ہو جائے۔ چنانچہ اسی دن ہی خاکسار نے ان دونوں علاقوں کے علاوہ اور دو علاقوں کا بھی دورہ کیا۔ وہاں پینتالیس گھرانے مدد کے مستحق تھے۔ اس کے لئے ۱۹؍فروری کا دن مقرر کیا گیا۔ یہ پروگرام بھی تلاوت و نظم سے شروع ہوا۔ بعدہ خاکسار نے تقریر کی اس تقریب کے مہمان خصوصی اس علاقہ کے شیوسینا کے ہی کارپوریٹر جناب آنندراؤ بھوسلے تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں گزرے ہوئے واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ کچھ نہ ہونے دینے کا وعدہ کیا اور مجھ سے درخواست کی کہ میں پھر سے لوگوں کو یہ کہوں کہ وہ گزشتہ واقعات کو بھول جائیں۔ آئندہ ایسا کچھ نہ ہوگا اس جگہ ۴۵ گھرانوں میں برتن تقسیم کئے گئے۔

چھٹا پروگرام۔ ہمارے ایک ہندو دوست جنہوں نے قرآن کریم کا مراٹھی ترجمہ کیا ہے انہوں نے ایک ایسے علاقہ کی طرف توجہ دلائی جہاں کے لوگوں کو کچھ نہیں ملا تھا۔ چنانچہ اس علاقہ کا بھی خاکسار نے خدام کے ساتھ مل کر دورہ کیا۔ اور ایسے پینتالیس افراد کی فہرست بنائی جو مستحقین میں سے تھے۔ اس کے لئے پروگرام محترم امیر صاحب کے آفس پہ ہی رکھا گیا۔ جہاں سب لوگوں کو بلا کر سامان دیا گیا۔

مجموعی اعتبار سے جو اشیاء مختلف پروگراموں اور کیمپوں میں دی گئیں وہ اس طرح ہیں۔

۱۔ چاول۔ گندم اور دال۔ ۱۵۱ کوئنٹل تقسیم کئے گئے یا کیمپوں میں روانہ کئے گئے۔ جبکہ نمک، مرچ مسالہ۔ چینی چائے پتی صابن اس کے علاوہ ہیں۔

۲۔ پانچ کیمپوں میں دوائیں روانہ کی گئیں جبکہ خود ڈاکٹر اشفاق احمد

صاحب ۔ احمد آباد دن رات تک تین کیمپوں کی نگرانی کرتے رہے

۳ ـــ تین عورتوں کو پرائیویٹ ہسپتال میں ڈیلوری کیسز کے لئے داخل کروایا گیا جن کے اخراجات جماعت نے ادا کئے ۔

۴ ـــ ۲۲۷ افراد کو ریزرویشن کے ساتھ ٹکٹیں خرید کر دی گئیں ۔

۵ ـــ ایک ہزار سے زائد کمبل اور چادریں تقسیم کی گئیں ۔ اور یہ سب سامان ہم نے اپنے ہاتھوں سے تقسیم کیا ۔

۶ ـــ ۳۲۰ گھرانوں کو کھانا پکانے اور کھانے کے برتن چادریں بالٹی چٹائیاں تقسیم کی گئیں ۔

۷ ـــ ایک آدمی کو اپنا کاروبار شروع کرنے کے لئے مبلغ دو ہزار روپے کا سامان خرید کر دیا گیا ۔

۸ ـــ ایک احمدی کا نقصان ہوا تھا ۔ اس کی گیارہ ہزار روپے نقد سے مدد کی گئی ۔

۹ ـــ ابھی مکان بنا کر دینے کا عمل جاری ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ریلیف کے کام میں جن خدام نے رات دن محنت کی ہے اُن میں مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب مکرم امتیاز احمد صاحب مکرم ناصر علی صاحب عثمان مکرم حامد اللہ صاحب غوری ۔ مکرم یٰسین صاحب مکرم یامین صاحب مکرم الیاس احمد صاحب مکرم عبد الحیٔ صاحب گوڈ ۔ مکرم قادری محمد ساجد ناصر صاحب ۔ مکرم رحمت حسن صاحب ۔ مکرم منظور احمد صاحب ندیم مکرم مبشر احمد صاحب مکرم مظہر احمد صاحب مکرم لئیق احمد صاحب عارف مکرم مولوی عطاء اللہ ناصر صاحب پیش پیش تھے ۔ دعا کریں خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے جو ریلیف کا کام ہوا اس کو بمبئی کی اردو ، ہندی ، مراٹھی ۔ متعدد اخباروں نے فوٹوز کے ساتھ بار بار شائع کیا جس کے نتیجہ میں جماعت کے اس کام سے بہت سے لوگ متعارف ہوئے ۔ اس موقعہ پر خاکسار کا ایک بیان بھی T.V پر نشر ہوا ۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ۔

●●

درخواست دعا

حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ اطال اللہ بقاءہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے گھٹنے کا اپریشن ۱۳ر اپریل کو کراچی میں ہونے والا تھا اس کے متعلق تاحال کوئی تازہ اطلاع نہیں ملی قبل ازیں مقامی طور پر دعا کا اعلان کیا جاتا رہا ہے ۔ گھٹنے کا یہ میجر اپریشن ہے محترمہ ممدوحہ کو کئی سال سے گھٹنے کی تکلیف چلی آرہی ہے اپریشن کی کامیابی اور محترمہ ممدوحہ کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار ۱۹ر اپریل کو حیدر آباد جا رہا ہے اپریل کے آخر میں میری اہلیہ امۃ القدوس بیگم کی آنکھوں کا ڈاکٹروں نے معائنہ کرنا ہے ۔ موصوفہ کی بصارت مکمل طور پر بحال ہونے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے حفاظت اور شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم چوہدری محمد عارف صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مورخہ ۱۴ر فروری ۹۳ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ بچے کا نام ”عطاء الشاہد“ رکھا گیا ہے ۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم درویش کا پوتا اور مکرم محمد امین خالد صاحب آف جرمنی کا نواسہ ہے ۔ احباب کرام سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

(ادارہ)

یادِ رفتگاں

محترم احمد علی صاحب احمدی کی یاد میں

میرے والد محترم جناب (ڈاکٹر) احمد علی صاحب احمدی ۱۸ر اکتوبر ۹۲ء کو لاہور میں وفات پاکر ۱۹ر اکتوبر کو دار الہجرت ربوہ کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ۱۹۰۰ء میں بمقام امرتسر پیدا ہوئے ۔ پیدائش سے چند ماہ پہلے ان کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا ۔ بہن اور بھائی کوئی نہ تھا ۔ بچپن ہی میں لاہور میں اپنے ذاتی مکان میں منتقل ہوگئے ۔ آمد مشکل گزارہ کیلئے کافی تھی ۔ والدہ جن کے سایہ تلے پروان چڑھے غیر تعلیمیافتہ تھیں ماحول بھی علمی نہ تھا اور نہ اتنی مالی وسعت تھی کہ تعلیمی اداروں کے اخراجات برداشت کر سکتے مگر حق تعالیٰ نے تعلیم کے حصول کی لگن موجود ہی سے کچھ زیادہ ہی حصہ دے رکھا تھا ۔ ذاتی محنت اور کوشش سے نہ صرف دینی تعلیم حاصل کی ۔ اردو ۔ عربی ۔ فارسی ۔ سندھی ۔ سنسکرت ۔ گورمکھی اور انگریزی زبانیں سیکھیں اور یار احباب میں ہفت زبان کا نام پایا ۔ سنسکرت میں پیغام صلح کا ترجمہ کیا ۔ انگریزی زبان میں کمال حاصل کرنے کے لئے بہت محنت سے کام لیا ۔ چلتی پھرتی ڈکشنری بن گئے اور بولنے اور لکھنے میں خاص مہارت حاصل کرلی ۔ میرے انگریزی میں مضامین کی اصلاح فرماتے اور میرے اخباروں میں شائع ہونے والے مضامین پر تبصرہ کرتے اور مضامین کی نوک پلک کی درستی پر خاص توجہ دینے کی تاکید کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ تم نے کتنے عرصے میں مضمون لکھا ہے وہ تو یہ دیکھے گا کہ کیسا لکھا گیا ہے ۔ خود صحت الفاظ کا اور تلفظ کا خاص خیال رکھتے اور اہل قلم اور سخن کے حوالے دیتے

عنفوانِ شباب ہی سے دینی اور علمی مجالس میں شمولیت اور جید علماء کے قرآن و حدیث کے درسوں میں التزام سے شامل ہوتے اور ضروری نکات اور پسندیدہ اشعار نوٹ بک میں درج کرتے ۔ انگریزی اور عربی کی تحریر بہت خوشخط تھی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر رکھا تھا جس میں بہ جتنہ سالانہ پر ایک گونہ اضافہ کرتے نادر کتب کے کسی صفحہ کا اگر ایک حصہ ضائع ہو جاتا تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر اسے مکمل کر لیتے ۔ افسوس کہ میری غیر حاضری میں بیسیوں کتب اور بیاضیں ضائع ہوگئیں ۔

قبولِ احمدیت

یہ علمی ذوق اور شوق ، مطالعہ میں دلچسپی اور مذہب اسلام سے محبت ہی کا نتیجہ تھا کہ لاہور کے مشہور اور معروف بزرگ حضرت میاں عبد العزیز صاحب المعروف بہ مغل کیساتھ مسلسل تبلیغی مجالس کے بعد آپ کو ۱۹۲۳ء میں قبول احمدیت کی توفیق ملی ۔ میری والدہ مرحومہ غفرہا اللہ جنہیں ان سے چودہ سال پہلے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ ابتداء میں سخت مخالف تھیں ۔ میری دادی اماں اور والد صاحب کے ماموں جو ان کے خسر بھی تھے انہوں نے بھی مخالفت کی اور احمدیت سے باز رکھنے کے لئے پورا زور لگایا ۔ میرے ننھیال کوئٹہ بلوچستان میں تھے انہوں نے یہ حربہ استعمال کیا کہ اہل و عیال سمیت والد صاحب کو بہانے سے کوئٹہ بلایا اور قبول احمدیت کی وجہ سے نکاح فسخ ہو جانے کا عذر کرکے شیر خوار بچی سمیت ہم چاروں بہن بھائیوں اور والدہ صاحبہ کو گھر سے نکال دیا اور کچھ مار پیٹ سے بھی کام لیا ہم نے ایک مخلص احمدی کے ہاں پناہ لی ۔ یہ آزمائش بھی والد صاحب کے پائے ثبات کو متزلزل نہ کر سکی ۔ ماں کی مامتا نے جوش مارا اور دودھ پیتی بچی پر ترس کھاتے ہوئے گھر واپس آنے کی اجازت دی مگر مخالفت میں کمی نہ ہوئی ۔ محترمہ والدہ صاحبہ بھی برابر مخالفت کرتی رہیں ۔

والد صاحب اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں نے رنگ دکھایا۔ محترمہ والدہ صاحبہ کو اللہ تعالےٰ نے رؤیا، کشوف اور الہامات سے نوازا۔ اور خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیح پاک کی صداقت کی گواہی ملنے کے بعد والدہ مرحومہ نے احمدیت کو قبول کیا اور آخری دم تک خلافت احمدیہ سے وابستگی کا ثبوت دیا اور اپنی اولاد در اولاد کے نام اپنے ریکارڈ شدہ پیغام میں خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین فرمائی۔

عبادت میں شغف

نظام سلسلہ کی پابندی اس کے لئے غیرت اور عبادت میں شغف والد صاحب کے نمایاں اوصاف تھے۔ ہمارا مکان اعظم مارکیٹ میں تھا جو تقسیم ملک سے پہلے محلہ سرین کے نام سے مشہور تھا وہاں سے نماز فجر سے پہلے روزانہ بیرون دہلی دروازہ کی مسجد پہنچتے۔ سخت سردی کے دنوں میں علی الصبح مجھے بیدار کر کے اور گرم کپڑے اور کمبل اوڑھا کر ساتھ لیکر جاتے۔ کڑاکے کی سردی میں والدہ محترمہ اپنے اکلوتے بیٹے کو سردی لگ جانے کے خطرہ کے پیش نظر منع کرتیں مگر وہ کسی صورت میں نماز باجماعت کے ثواب سے مجھے محروم کرنے پر رضامند نہ ہوتے۔

آخری عمر میں نماز ادا کرنے کے بعد بھول جاتے تو پھر سے شروع کر دیتے اور دن کا اکثر حصہ نمازوں میں گزرتا اور ہمیں کھانا کھلانے کے لئے گھنٹوں انتظار کرنی پڑتی۔

جمعہ کے روز بارش اور کیچڑ کے باوجود تمام اہل خانہ سمیت مسجد احمدیہ بیرون دہلی گیٹ یا دارالذکر جاتے۔ بڑھاپے کے ایام میں وحدت کالونی کے حلقہ میں میرے مکان میں قیام تھا۔ باوجود تکلیف کے اکثر پیدل بیت التوحید جاتے۔ جزا بھلا کرے مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب کا جو باقاعدگی سے نماز جمعہ کے بعد والد صاحب کو اپنی موٹر سائیکل پر گھر چھوڑ کر جاتے۔ دو ایک سال پہلے آمد و رفت میں آسانی کے لئے میں نے انہیں کار خرید کر دی۔

جب تک ان کے ہوش و حواس قائم رہے کوئی ایک جلسہ سالانہ بھی انہوں نے نہیں چھوڑا۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے شوق کا یہ عالم تھا کہ میری مرحومہ ہمشیرہ کے ہاں ۲۵ دسمبر کو عزیز محمود احمد صاحب ناصر آف ناصر موٹرز کراچی کی پیدائش کے اگلے روز انہیں جلسہ سالانہ پر لے گئے اور لیٹے لیٹے تقاریر سننے کی تلقین کی۔ زیر تبلیغ احباب کو اپنے کرایہ پر ساتھ لیکر جاتے اور دینی کتب خرید کر دیتے۔

ایک عرصہ تک حلقہ دہلی گیٹ لاہور کے صدر اور جماعت لاہور کے سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ جزاہ اللہ احسن الجزا

مالی قربانی

طبیعت میں کفایت شعاری تھی مگر جب جماعتی ضروریات کا سوال ہوتا تو بڑھ چڑھ کر بلکہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مالی قربانیاں پیش کرتے۔ زندگی کے آخری سالوں میں حصہ آمد وصیت ۱۰/۱ سے دگنا کر کے ۵/۱ تک بڑھا دیا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل میں شامل تھے یہ انہیں کی تحریک کا نتیجہ تھا کہ لاہور کارپوریشن میں ملازمت کی پہلی تنخواہ پر میں نے گذشتہ نو سال کا بقایا ادا کر کے دفتر اوّل میں شمولیت کی سعادت پائی۔ اللہ تعالےٰ مجھے ان کے کھاتے کو جاری رکھنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔

جب جماعت کی طرف سے جامعہ احمدیہ اور جامعۃ المبشرین میں تعلیم کے دوران بیوی اور بچہ سمیت پندرہ روپے ماہوار وظیفہ ملتا تھا۔ ہمارے سارے اخراجات کا سالہا سال تک بوجھ میرے والد صاحب نے بخوشی قبول کیا اللہ تعالےٰ میرے والدین کو اس کی بہتر جزا عطا فرمائے۔

احمدیت کی برکت

جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے میرے والد صاحب اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ گذشتہ تین پشتوں سے خاندان میں ایک ہی بیٹا ہوتا چلا آرہا تھا۔ اور یہ احمدیت کی برکت تھی کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے بیٹے کو چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ جن میں سے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں بفضلہ تعالےٰ احیاء ہیں اللہ تعالےٰ انہیں دینی اور دنیاوی نعمتیں عطا فرمائے اور اولاد کی خوشیاں دکھائے۔ آمین

والد صاحب کے کراچی میں قیام کے عرصہ میں میری ساری اولاد نے عموماً اور عزیز ظفر محی الدین قریشی اور قریشی فائق محی الدین سلمہما نے خصوصاً اپنے دادا جان کی خوب خوب ہی خدمت کی۔ جزاھم اللہ۔ احسان ناشناسی ہوگی اگر اس موقعہ پر حلقہ وحدت کالونی کے صدر جناب رانا عبد الکریم صاحب اور ان کے جنرل سیکرٹری مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب اور ان کے دیگر رفقائے کار ملک نور الٰہی صاحب اور مرزا عبد الرشید صاحب کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جنہوں نے والد صاحب کی زندگی میں اور وفات پر تجہیز و تکفین کے جملہ انتظامات میں میری بیوہ ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ ناہید جن کے ہاں والد صاحب نے وفات پائی، کے ساتھ قابل قدر تعاون کیا۔

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ میرے والدین کے درجات کی بلندی اور تمام ان احباب کے لئے دعا کریں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں ان کی خدمت میں حصہ لیا۔

(قریشی فیروز محی الدین سویڈن)

۲ ۔ دعائے مغفرت

افسوس! مکرم برادرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر قادیان کی والدہ ماجدہ مکرمہ محبوبہ بی صاحبہ اہلیہ مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر اچانک بوجہ ہارٹ اٹیک بعمر ۶۰ سال ۲۵ مارچ کو وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ یادگیر کی رہنے والی تھیں اور مکرم محمد غالب صاحب مرحوم جو یادگیر کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے کی بیٹی تھیں اور حضرت عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نشان سگ دیوانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بہو تھیں۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تہجد اور اشراق کی نماز باقاعدہ ادا کرنے والی تھیں اور بکثرت قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں۔

خاکسار کو ایک عرصہ یادگیر میں بطور مبلغ کام کرنے کا موقعہ ملا مرحومہ کو نیک سیرت اور مخلص احمدی خاتون نہایت ہی حلیم الطبع اور صابرہ اللہ تعالےٰ کا ہر حال میں شکر کرنے والی تھیں موصوفہ کا ایک بیٹا بھرپور جوانی میں داغ مفارقت دے گیا تھا اس وقت بھی آپ نے جس تحمل اور ضبط النفس کا مظاہرہ کیا وہ قابل ستائش ہے۔ خدا کے فضل سے موصوفہ کے نیک اور متقی ہونے کی وجہ سے بچے بھی۔ سلسلہ کے کاموں میں ہر قربانی کے مواقع پہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ کا گھر مرکز سے جانے والے نمائندوں کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اُن کی بڑی عزت و احترام کیا جاتا۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ مرحومہ کے نماز جنازہ کے موقعہ پہ بکثرت احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد شریک ہوئے تھے۔ ہونے کی وجہ سے احمدیہ قبرستان یادگیر میں امانتاً تدفین عمل میں آئی اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آپ کی وفات کے صدمہ سے چھوٹا بیٹا عزیز منور احمد بیمار اور بہت کمزور ہو گیا ہے اس کی تندرستی کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے

(عبد المومن راشد مبلغ بھوٹان)

۳ ۔ دعائے مغفرت وثم البدل

افسوس! خاکسار کے بیٹے انور اقبال چیمہ کا بیٹا عزیز عطاء الحئی مدثر چیمہ بعمر قریباً ساڑھے پانچ سال ۱۱ اپریل کو اچانک بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پہلے بھی ایک بیٹا اور بیٹی چھوٹی عمر میں وفات پاگئے تھے اب عزیز انور اقبال کی دو بیٹیاں ہیں۔ عطاء الحئی مدثر "وقف نو تحریک" کے تحت وقف تھا اس کی وفات سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے فضل سے انور اقبال چیمہ کو لمبی عمر پانے والی اولاد نرینہ صالحہ عطا فرمائے آمین۔ (بشیر بیگم اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ مرحوم درویش قادیان)

تبلیغی و تربیتی مساعی

مرکرہ میں تربیتی اجلاس

۳۱ جنوری کو مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ مرکرہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں نثار احمد کا لی کی تلاوت اور مکرم مولوی وسیم احمد صاحب صدیقی کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد صاحب طارق مبلغ سلسلہ، مکرم شیخ محی الدین صاحب، خاکسار وی عبدالرحیم، عزیزہ شریفہ احمد و مکرم مشتاق احمد صاحب نے تقاریر کیں۔ جناب مکرم کے ایم عمر صاحب نے ملیالم میں نظم سنائی۔ آخر پر صدر اجلاس مکرم عبدالجلیل صاحب نے کنڑا میں خطاب کیا۔ پردہ کی رعایت سے کثیر تعداد میں مستورات نے بھی شرکت کی۔

(وی۔ عبدالرحیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مرکرہ)

شیموگہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب اور نمائش کا افتتاح

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ساڑھے ۵ بجے شام سنگھا ہال کرناٹک میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا بابرکت انعقاد ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر کرناٹک نے کی جناب جے بی تمرمال صاحب سینا ۔K.A.S چیف سیکرٹری ضلع پریشد شیموگہ مہمان خصوصی تھے۔ سٹیج پر صدر اجلاس، مہمان خصوصی کے علاوہ دیگر مذاہب کے مقررین رونق افروز تھے۔ خاکسار کی تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ سنانے کے بعد مکرم ایس۔ ایم جعفر صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ شیموگہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہ خاکسار نے استقبالیہ تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور جملہ مہمانان کو خوش آمدید کہا۔ صدر اجلاس نے اپنی استقبالیہ تقریر میں بھی تفصیل سے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی مہمان خصوصی نے نہایت مختصر تقریر میں اس جلسہ میں شرکت پر خوشی کا اظہار کیا اور اس دھرم سمیلن کے انعقاد پر جماعت احمدیہ کو مبارکباد دی۔ اجلاس کی پہلی تقریر سکھ دھرم کے نمائندہ سردار۔ ای۔ ایس۔ بہادر سنگھ گوردوارہ گورو نانک دربار شیموگہ نے کی آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے جو تمام مذاہب کے بانیان کی عزت و احترام کرتی ہے اور یہ امن پسند جماعت ہے۔ میں آج نمائش کے افتتاح کے موقعہ پر یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ جماعت کس قدر اسلام کی خدمت بجا لا رہی ہے۔

دوسری تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان آف مدراس نے انگریزی میں کی اور اسلام کی رواداری کی تعلیم بیان کرتے ہوئے آپس میں پیار و محبت کے فروغ پر زور دیا تیسری تقریر جناب جے۔ ایف فرنانڈیس بیرسٹر پریسٹ سکریٹ ہارٹ چرچ شیموگہ نے کی۔ آپ نے بتایا کہ میں پہلی بار ایسے جلسے میں حاضر ہوا ہوں جہاں پر تمام مذاہب کے نمائندے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔

اجلاس کی چوتھی تقریر محترم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرالہ نے کی۔ آپ نے بتایا کہ ہر نبی کی بنیادی تعلیمات ایک ہی تھیں موجودہ دور میں لوگ ان تعلیمات سے بہت دور جا کر مذہب کے نام کو بدنام کر رہے ہیں۔ تمام مذاہب میں اس زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کی پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ جو کہ آ چکے ہیں۔ اور آج حقیقی امن جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے آج کی بدامنی اور بے چینی سے بچنے کے لئے اس زمانہ کے موعود پر ایمان لانا ضروری ہے۔ پانچویں تقریر مکرم ایم۔ پی محمد ابراہیم صاحب آف بنگلور نے کی آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کیلئے رحمت بن کر آئے تھے اور ہر زمانہ کے نبی نے سلامتی کی تعلیم اپنے متبعین کو دی ہے۔ اجلاس کی آخری تقریر ہندو دھرم کے نمائندہ جناب راگھویندرا گوروجی بلیہ ستل سوامیجی نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ اب لوگ صرف مادیات کی طرف راغب ہیں اور دھرم سے نفرت کر رہے ہیں صرف دھرم ہی ہے جو انسان کو خدا تک پہنچاتا ہے ہمیں ذات پات کی تمیز چھوڑ دینی چاہیئے شری رام چندر اور شری کرشن نے بھی دھرم سکھایا تھا۔ اگر اس قسم کے جلسے ہوتے رہیں تو لوگوں کو مذہب کی صحیح پہچان ہوگی۔ آخر پر محترم مولانا محمد عمر صاحب نے تمام مہمانان حاضرین جلسہ افسران بالا اور خدام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے میں تمام مذاہب کے ماننے والوں نے تعاون کیا ہے۔ اس وقت ضرورت ہے کہ ہر مذہب کی طرف سے ایسے جلسے ہوں اور پیار و محبت کا ماحول بنایا جائے۔ آپ کی اختتامی تقریر کے ساتھ ٹھیک ساڑھے نو بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام مقررین کی صدر اجلاس نے گل پوشی کی اور تبلیغی لٹریچر دیا۔

ریڈیو پر تقاریر کا خلاصہ:- یہ بات قابل ذکر ہے کہ آل انڈیا ریڈیو بھدراوتی سے پہلے رابطہ کیا گیا۔ چنانچہ پروگرام شروع ہونے سے قبل ہی ریڈیو ریکارڈنگ ٹیم پہنچ گئی۔ اور اگلے روز ٹھیک ۸ بجکر ۵ منٹ رات تمام تقاریر کا خلاصہ نشر کیا۔ اسی طرح مقامی اخبارات۔ روزنامہ ادشاہمی ایجر لنکیش ادینکا، دنارا جیہ، ساگر پرجا، تنگا ترنگا وغیرہ میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ خبریں شائع ہوئیں۔ اس موقعہ پر مین گیٹ پر بک سٹال لگایا گیا اور تمام حاضرین کو لٹریچر دیا گیا کچھ کتب فروخت ہوئیں۔

جملہ اہلیان شہر نے جماعت احمدیہ کی اس مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور ہر سال ایسے جلسے منعقد کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

نمائش کا افتتاح اور پریس کانفرنس:- ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء کو ٹھیک ۲ بجے سہ پہر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کرناٹک نے دعا کے ساتھ نمائش کا افتتاح کیا اس موقعہ پر مختلف مذاہب کے معززین کے علاوہ کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ اور نمائش دیکھ کر تمام ناظرین نے خوشی کا اظہار کیا اور احمدیت کی خدمت اسلام کو سراہا نمائش کو خدام بھائیوں نے نہایت خوبصورت رنگ میں تیار کیا تھا۔ افتتاح کے موقعہ پر مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شیموگہ کی طرف سے حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

پروگرام کی تشہیر کے لئے شہر کے ایک ہوٹل میں ۳ بجے شام ایک پریس کانفرنس کی گئی جس میں مقامی اخبارات کے نمائندوں کے علاوہ دیگر پریس رپورٹر شریک ہوئے۔ تمام نمائندگان کو پریس ریلیز دی گئی۔ جماعت کے تعارف کے علاوہ ان نمائندگان کے سوالات کا جواب دیا گیا۔ دوسرے روز پریس رپورٹیں بھی شائع ہوئیں۔

جلسہ پیشوایان مذاہب اور نمائش کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے ایک انتظامی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی۔ کثیر تعداد میں پوسٹرز ہینڈ بلز خوبصورت بینرز اور دعوت ناموں لاؤڈ سپیکر، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ تشہیر کی گئی۔ اس سلسلہ میں جماعت کے انصار خدام اور لجنہ نے قابل قدر تعاون دیا۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء

(مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ شیموگہ)

نیشنل بک فیئر بنگلور

بنگلور میں ۲۹ جنوری تا ۹ فروری نیشنل بک فیئر لگا جس میں انتظامیہ سے ایک اسٹال جماعت احمدیہ بنگلور کے نام سے حاصل کیا گیا۔ بک فیئر میں شرکت پہلا موقعہ تھا۔ جس کے لیے صوبائی امیر صاحب مدراس نے مفید مشورے دیئے۔ فجزاھم اللّٰہ۔ اس بک فیئر میں ۱۰۰ کے قریب سٹال تھے جس میں ملک کے بڑے بڑے پبلشرز نے حصہ لیا۔ اسلامک لٹریچر سے تعلق سے صرف جماعت احمدیہ کا سٹال ہی نمائندگی کر رہا تھا۔ ہمارے سٹال کو خدام نے خوبصورت طریق سے سجایا تھا جس پر کثرت سے لوگ آتے اور کتابوں کا بغور مطالعہ کیا اور کتب خریدیں۔ مزید اور زیادہ تر ہندو تھے۔ جو اسلامی تعلیمات کو جاننا چاہتے تھے۔ ۹ دن کے اس بک فیئر میں -/۱۲۰۰۰ روپے کی کتب فروخت ہوئیں اور کثیر تعداد میں فولڈر اور پمفلٹس تقسیم کئے گئے۔ ایک لاکھ سے زیادہ افراد کا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ اس بک فیئر میں آیا۔ اور ان میں سے کثیر تعداد نے ہمارے اسٹال میں آکر ہمارے لٹریچر کو بڑی دلچسپی اور تعجب سے دیکھا اور مختلف امور پر معلومات حاصل کیں۔ الغرض بک فیئر انتہائی کامیاب رہا فالحمدللہ خدام نے بڑے جوش و خروش سے اسکو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔ فجزاھم اللّٰہ خیر

(محمد شفیع اللہ امیر جماعت احمدیہ کرناٹک)

نوبل انعام یافتہ مدر ٹریسا سے تبلیغی ملاقات

خدمت انسانیت میں مشہور مدر ٹریسا سے احمدیہ وفد نے ۱۳ اکتوبر ۹۲ء کو ساڑھے نو بجے ملاقات کی جب وفد ان کی قیام گاہ میں پہنچا تو دیگر آنے والے وفود سے پہلے مدر ٹریسا نے احمدیہ وفد کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ سب سے پہلے موصوفہ سے وفد کا تعارف کرایا اور آپ کی خدمات پر مبارکباد پیش کی گئی اور موصوفہ کو بتایا گیا کہ آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی زیر قیادت جماعت احمدیہ دنیا کے ۱۳۰ ملکوں میں خدمت انسانیت بجا لا رہی ہے بعدہ موصوفہ کو اسلامی لٹریچر دیا گیا جسے انہوں نے نہایت ادب سے قبول کیا۔

۱۳ اکتوبر ۹۲ء کو محترم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ اور خاکسار نے کیبنٹ منسٹر محبوب زاہدی صاحب سے ان کی کوٹھی پر پہنچ کر احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اور جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں ہونے والی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا۔ اس موقعہ پر موصوف کو لٹریچر دیا گیا۔ جسے انہوں نے احترام سے قبول کیا اور خوشنودی کا اظہار کیا۔

شاہ پاڑا میں تبلیغی جلسہ :- ۳ نومبر ۹۲ء کو بعد نماز مغرب شاہ پاڑا بستی میں جہاں چار ہزار کے قریب مسلمان آباد ہیں ایک تبلیغی جلسہ ہوا جلسہ کے جملہ انتظامات غیر احمدی حضرات نے انجام دیئے ہینڈ بلز تقسیم کر کے جلسہ کی تشہیر ہوئی۔ بستی میں صرف ایک ہی احمدی مکرم سرل احمد صاحب رہائش پذیر ہیں جلسہ میں شرکت کے لئے محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگال اور خاکسار کے علاوہ گانتلہ اور ابراہیم پور سے بھی احمدی احباب تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب غیر احمدی مرد و خواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے کی خاکسار کی تلاوت کے بعد مکرم مولوی عبد اللہ جلال صاحب نے بنگلہ زبان میں نظم سنائی ازاں بعد مکرم مولوی غلام مرتضیٰ صاحب اور خاکسار کے علاوہ صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جلسہ رات دس بجے تک جاری رہا۔

(حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ بنگال)

انڈیمان کی اخبارات میں جماعتی مضامین کی اشاعت

ماہ اکتوبر میں انڈیمان کے بعض اخبارات میں ایک مضمون شائع کرایا گیا جس میں پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہو رہے مظالم اور احمدیہ مساجد شہید کرنے کا ذکر کر کے جماعتی ترقیات اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہونے والی اسلامی خدمات کا ذکر کیا گیا یہ مضمون پورٹ بلیئر کے پانچ اہم اخبارات (انگریزی و تامل) میں شائع ہوا۔

اسی طرح ایک انگریزی اخبار SENTINEL بھی جماعتی خبریں اکثر شائع کرتا ہے۔ پیغام صلح کا بھی کچھ حصہ قسط وار شائع ہوا جس پر بعض مہر کردہ مسلمانوں نے ایڈیٹر سے احتجاج کیا کہ یہ سلسلہ بند کریں ایڈیٹر محترم ڈی۔ پی چوہدری بنگالی جو کہ ہندو ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایسے مضامین جس میں کسی کی مخالفت نہ ہو خواہ کسی کی طرف سے ہو شائع کرتے ہیں جس کو ہم بند نہیں کر سکتے

۲۵ اکتوبر کو احمدیہ مسجد پورٹ بلیئر میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم ڈی۔ ایل محمد طاہر صاحب سابق صدر نے کی۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی شرکت کی۔ حاضرین جلسہ سے مکرم سلطان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر مکرم نذیر احمد صاحب اور خاکسار کے علاوہ مکرمہ بی بی نصرت صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ۔ مکرمہ نسرین بیگم صاحبہ سیکرٹری مال اور مکرمہ رخسانہ بیگم صاحبہ نے مضامین پڑھے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

(تنویر احمد خادم مبلغ سلسلہ احمدیہ)

درخواست ہائے دُعا

٭- خاکسار کے بڑے بہنوئی مکرم شیخ رسول محمد صاحب ٹاٹا نگر جمشید پور کی طبیعت ایک عرصہ سے ہارٹ اٹیک اور شوگر فالج کی وجہ سے خراب ہے تمام احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نشاط احمد قادیان)

٭- خاکسار کی بیٹی آج کل بیمار ہے اس کی کامل شفایابی اور طاہر احمد امۃ الرفیق ناصرہ۔ امۃ الوحید بشریٰ۔ امۃ القدوس۔ امۃ الحیٔ۔ امۃ المجیب ثمرہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور خیر و برکت کے لئے درخواست دعا ہے۔

٭- عزیزہ ڈاکٹر۔ امۃ الرقیب کو صالح اولاد نرینہ عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (امۃ القیوم ناصرہ ہمبرگ)

٭- مکرم چوہدری مبارک علی صاحب درویش کا دہلی میں دل کے بائی پاس کا کامیاب اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (اعانت بدر ۱۰۰/- روپے) (مینیجر بدر)

٭- مکرم سید عارف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری کی والدہ اور اہلیہ بیمار ہیں۔ ڈاکٹر نے دونوں کے لئے اپریشن تجویز کئے ہیں۔ ہر دو کے اپریشن کی کامیابی اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

٭- برادرم محترم خلیل صدیق صاحب آف مغربی جرمنی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی دنیوی ترقیات۔ مشکلات و پریشانیوں کے ازالہ اور ہر طرح فلاح و بہبود۔ نیز والدین کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور بہن بھائیوں کی دینی دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ایک صد روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(عبد الوکیل نیاز قادیان)

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱)- برادرم مکرم مشتاق احمد صاحب بھٹی ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب آف چارکوٹ کا نکاح ۱۸/۱۲/۹۲ کو مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے احمدیہ مسجد میں مکرمہ زینت بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد صادق صاحب کے ساتھ مبلغ -/۳۱۵۰۰ (اکتیس ہزار پانچ صد روپے) پر پڑھا۔ دوسرے روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر مبلغ -/۳۰ روپے (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ)

(۲)- خاکسار کے بیٹے عزیز انیس احمد ابن مکرم جمیل احمد خان آف بیدہ کا نکاح ۲۸/۱۲/۹۲ کو بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان عزیزہ زلیخا بانو بنت مکرم عقیل احمد خان صاحب آف اودے پور کٹیا کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپے (-/۱۱۰۰۰) حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے پڑھا۔ رشتہ بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے (اعانت بدر -/۵۰ روپے) (جمیل احمد خان آف بیدہ)

٭- خاکسار کے بیٹے عزیز محمد نجیب احمد ساکن حیدر آباد کا نکاح عزیزہ کوثر صدیقہ صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب ساکن لالہ ٹیکری حیدر آباد کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار ایک صد ایک روپیہ (-/۵۱۱۰۱) حق مہر پر مورخہ ۲۸/۱۲/۹۲ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھا۔

رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے

(اعانت بدر مبلغ -/۱۰۰ روپے، شکرانہ فنڈ -/۱۰۰)

(محمد رحمت اللہ غوری حیدر آباد)

خلاصہ خطبہ جمعہ ـــ بقیہ صفحہ اوّل

کے لئے یہ پیغام ہے کہ عائلی زندگی میں مودّت اور رحمت کو اختیار کرو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف میں بارہا توجہ دلا چکا ہوں۔ لیکن افسوس سے ذکر کرنا پڑتا ہے کہ اکثر جماعتوں سے آنے والے بعض خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ ابھی تک عائلی زندگی کے اعتبار سے ہمارا معاشرہ مثالی نہیں بن سکا۔ حضور نے فرمایا جس معاشرے سے حیا اور وفا اُٹھتی جاتی ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عائلی زندگی اس معاشرے کو یہ پیغام دیتی ہے کہ تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اور تم میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حضور نے فرمایا مشرقی خاندانوں میں یہ بیہودہ رسم ہے کہ میاں بیوی ہر دو کے خاندان اُن کی آپسی زندگی میں اس شدت سے مداخلت کرتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں خاندانی امن اُٹھ جاتا ہے۔ اور پھر یہاں تک مداخلت کی جاتی ہے کہ ہر دو کو اپنے اپنے خاندانوں سے کاٹ ڈالنے کی بیہودہ کوشش کی جاتی ہے۔ اور اکثر مثالوں میں دونوں طرف کے ماں باپ میں قصور ہوتا ہے لیکن پھر بھی لڑکے کے ماں باپ میں یہ قصور زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس سارے قصے میں مثالی کردار عورت کا ہوتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے بعض ماؤں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض مائیں بچپن سے ہی اپنے لڑکوں کی عبادت کے درجہ تک محبت کرتی ہیں۔ اور ایسی مائیں جب ساس بنتی ہیں تو اپنی بہو پر فرعون کی طرح حکومت کرتی ہیں۔ اور نندوں کی طرف سے طعنے دیئے جاتے ہیں۔ پھر مقابلۃً بہوئیں بھی پھٹ پڑتی ہیں اور پھر ایسی جہنم پھیلتی ہے جو سارے معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا۔ دیکھو اپنے ماں باپ کو گالیاں نہ دیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا حضور! ہم اپنے ماں باپ کو کیسے گالیاں دے سکتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم کسی کے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہو اور وہ پھر بدلہ میں تمہارے ماں باپ کو گالیاں نکالتا ہے تو گویا تم نے خود اپنے ماں باپ کو گالیاں نکلوائیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گالی سُن کر غصہ میں آکر جو گالی دیتا ہے اُس کو گالی دینے کا گناہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اُس نے بدلے میں قرآنِ مجید کے دیئے گئے حق کے مطابق ایسا کیا۔ اور آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اُس کی گالیاں تو تم کو پہنچ جائیں گی اور تمہاری گالیاں اُس کو نہیں پہنچیں گی۔ بلکہ تمہارے اپنے ماں باپ کو پہنچ جائیں گی۔

پس قرآن نے جو حسین معاشرہ پیش فرمایا ہے اُس کو اختیار کرو سب گھر جنت بن جائیں گے۔ اگر احمدی گھر جنت بن جائیں تو پھر ہم دُنیا کو احمدی معاشرہ ایک نورانی معاشرے کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلاصہ خطبہ نکاح

محترمہ یاسمین رحمٰن مونا اور محترم کریم اسد احمد خان سلمہما اللہ تعالیٰ کا مبارک نکاح پڑھاتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آیاتِ مسنونہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا یہ نکاح جس کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہُوا ہُوں یہ میری بیٹی (جو تیسرے نمبر کی بیٹی ہیں) ان کا نکاح عزیزم کریم اسد احمد خان ابن مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے ساتھ گیارہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اِس موقع پر میں تمام دُنیا کے احمدیوں کو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ آیاتِ نکاح کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ اگر تم قولِ سدید کو اختیار کرو گے، ایک دُوسرے سے تعلقات کے معاملہ میں سچی بات ہی نہیں بلکہ صاف اور سیدھی بات کہا کرو گے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم سے یہ وعدہ فرماتا ہے کہ تمہارے اعمال کی اِصلاح ہوگی۔ اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے گناہوں کی بخشش کا بھی وعدہ فرماتا ہے۔ پھر فرمایا اگر میری اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو میں تمہیں عظیم کامیابیاں عطا کروں گا۔ حضور انور نے خطبہ نکاح کے آخر میں دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ دُنیا میں ہر نکاح سے منسلک جوڑوں اور اُن کے خاندانوں کو اِن آیاتِ نکاح کا فیض عطا فرمائے۔

آمین۔

(کالم ۲، ۴ سے آگے) تو میں انشاء اللہ خواہ میرے جسم کے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں آپ کی تصدیق کرتا چلا جاؤں گا اور آپ کے مشن کو لے کر دُنیا میں نکلوں گا۔ پھر اِس خواب سے واپسی ہوگئی۔ چند دنوں بعد خواب میں حضرت مسیح موعودؑ کا خط خاکسار کے نام آیا جو ساری رات خاکسار پڑھتا رہا صبح اُٹھا تو خط کے دوسرے الفاظ ذہن میں نہ تھے لیکن خط کے درمیان میں بڑے حروف میں درج تھا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" خط کے اُوپر خاکسار کا نام لکھا تھا اور نیچے درج تھا خاکسار "مرزا غلام احمد قادیانی"

یہ تمام نظارے اور جلسہ سالانہ قادیان دیکھنے کے بعد دِل اِس یقین سے بھر گیا ہے کہ انشاء اللہ عظیم الشان فتح کے ساتھ واپسی ہوگی اور استقبال کے لئے ساری قوم آئے گی۔ یہ فیصلہ آسمان پر ہو چکا۔ اللہ ہمیں یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے کی توفیق دے (آمین)

دِل کی باتیں ـــــ بقیہ صفحہ (۲)

حضور اہلِ خانہ کے ساتھ باہر تشریف لے گئے۔ بعد میں معلوم ہُوا کہ حضور سیر پر گئے ہیں۔ مجھے وہ وقت یاد آگیا جب مسجد مبارک ربوہ میں حضور نماز پڑھانے تشریف لاتے تو خاکسار باہر ڈیوٹی پر ہوتا حضور کی پیاری مسکراہٹ سے سارا جسم سرور سے بھر جاتا۔ پھر ڈیوٹی جاری رہی اور حضور انور کا دیدار ہوتا رہا۔ کئی دفعہ مصافحہ بھی ہُوا۔ کئی دفعہ سوچا کہ تعارف کراؤں لیکن خاموش رہا کہ دیکھتے ہیں۔ حضور اِس ادنیٰ خادم کو پہچانتے کہ نہیں۔ آخر ایک دِن جب جلسہ کے بعد ڈیوٹی والوں کی ملاقات تھی سب مسجد کے اُوپر والے حصے میں شامیانے کے نیچے بیٹھے تھے۔ خاکسار سب سے پچھلی قطار میں بیٹھا تھا۔ حضور سب کے ساتھ مصافحہ کرتے آرہے تھے پھر عاجز کی باری آئی۔ آج مَیں نے سوچ رکھا تھا کہ حضور انور سے پوچھوں گا کہ حضور پہچانا کہ نہیں اور جب حضور سے خاکسار کا مصافحہ ہُوا تو مَیں نے کہہ دیا "حضور پہچانے" حضور تھوڑی دیر خاکسار کی طرف پیار بھری نظروں سے دیکھتے رہے تو خاکسار نے عرض کر دیا حضور آپ کا عبدالحلیم شہر۔ تب پھر کیا تھا حضور نے بڑی محبت سے میرا ہاتھ دبایا اور بڑے پیارے انداز میں پوچھا حلیم کیا حال ہے کیسے ہو۔ خوشی کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ "پیسے پورے ہوگئے" والا محاورہ پورا ہوگیا۔

حضور تقریباً روزانہ مغرب اور عشاء کے بعد سوال وجواب فرماتے ملاقاتیں فرماتے۔ کئی دن گزر گئے لیکن حضور نے ربوہ والوں کا ذکر نہ کیا بلکہ دوسرے احبابِ جماعت سے ملاقات ہوتی اور گفتگو ہوتی۔ ایک دن بے قرار ہو کر خاکسار حضور سے پوچھنے لگا کہ حضور ربوہ والوں کو بھول گئے ہیں کہ اللہ نے روک دیا اور سمجھایا کہ اس میں بھی کوئی حکمت ہے۔ بعد میں سمجھ آئی کہ یہ سب کچھ آنے والی فتح ونصرت کے دِن کے لئے رکھا گیا ہے جب خدا کا یہ پیارا بندہ عظیم الشان فتح کے ساتھ ربوہ آئے گا تب آنسوؤں اور سسکیوں کے ساتھ گلے ملیں گے۔ پھر خدا کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کریں گے اور تاریخی فتح کو منائیں گے جو اُس عظیم فتح کی یاد تازہ کرے گی جو آج سے ۱۴۰۰ سال قبل مکہ میں ہوئی۔ آسمان پر تیاری مکمل ہے پس حکم کا انتظار ہے۔ مکہ کی فتح پھر سے دُہرائی جانے والی ہے (انشاء اللہ)

اِس دَوران خاکسار نے قادیان میں عجیب وغریب نظارے دیکھے۔ ڈیوٹی کے دوران جب حضور جلسہ گاہ تشریف لاتے تو خاکسار بھی ساتھ ہوتا حضور جب سٹیج پر چلے جاتے تو خاکسار جہاں سکھ اور ہندو بیٹھے ہوتے تھے وہاں چلا جاتا جب حضور تقریر فرما رہے ہوتے تو ان کے تأثرات دیکھتا۔ بڑا عجیب منظر ہوتا اُن کے چہروں پر بڑی عقیدت ہوتی اور اکثر کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوتے اور وہ حضور کی ہر بات کے ساتھ دُہراتے کہ حضور ٹھیک کہندے نے (حضور ٹھیک کہہ رہے ہیں) بوڑھے سکھوں کو معلوم بھی نہ ہوتا کہ روتے روتے ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے بھر گئی ہیں۔

بازار سے جو تأثرات ملے وہ بھی عجیب تھے کہ بے اختیار مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے دِل لگانے لگتا۔ سکھوں اور ہندوؤں کے تأثرات کہتے تھے کہ ہم نے سُنا تھا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ قادیان میں اتنے لوگ آئیں گے کہ گڑھے پڑ جائیں گے۔ ہم نے سوچ رکھا تھا کہ اگر ۵ یا ۱۰ ہزار لوگ بھی آگئے تو ہم مان لیں گے کہ مرزا صاحب نے سچ کہا تھا لیکن اب کی دفعہ تو انتہا ہوگئی لوگوں کی تعداد ۱۰ اور ۲۰ ہزار سے بھی بڑھ گئی۔ اور آج ہم گواہی دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے سچ کہا تھا۔ یہ تھے بوڑھے سکھوں اور ہندوؤں کے تأثرات۔

پھر ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے خاکسار دوسرے خادموں کے ساتھ آگے جا رہا تھا بعض سکھ سائیکلوں پر آرہے تھے کہ اچانک انہیں کسی نے بتایا کہ مرزا صاحب آرہے ہیں تو وہ پاگلوں کی طرح اپنے سائیکلوں سے چھلانگیں مارتے سڑک سے اُتر گئے۔ اور بڑی عقیدت اور محبت سے ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ حضور آرہے ہیں اُن کا دیدار کرنا ہے۔ پھر ایک جگہ کچھ سکھوں کو کھڑے دیکھا جو اُونچی آوازیں بول رہے تھے خاکسار قریب ہُوا تو معلوم ہُوا کہ اِس بات پر جھگڑا ہے کہ آج حضور کو مَیں نے اتنی قریب سے دیکھا اور کوئی کہہ رہا تھا کہ نہیں میں نے زیادہ قریب سے دیکھا ہے۔ تیسرا کہتا تھا کہ مَیں نے دیکھا ہے۔ خاکسار یہ عقیدت دیکھ کر حیران رہ گیا ـــ پھر ایک اور عجیب نظارہ دیکھا جس دن حضور عورتوں کی جلسہ گاہ میں خطاب فرما رہے تھے خاکسار باہر ڈیوٹی پر کھڑا تھا کہ دو بوڑھے سکھ میاں بیوی اُدھر آئے اور قنات کی طرف جانے لگے۔ خاکسار نے روکا کہ اُدھر نہیں جانا تو کہنے لگے حضور کا دیدار کرنا ہے۔ مَیں نے کہا کہ ایک طرف ہو کر کھڑے ہو جائیں حضور تقریر کر کے آئیں گے تو آپ دیکھ لیں۔ سکھ کہنے لگا کب آئیں گے۔ مَیں نے کہا ایک گھنٹہ بعد تو کہنے لگا ۵ منٹ بعد نہ چلے جائے گا ہم بہت دُور کے گاؤں سے آئے ہیں۔ اور آج آئے ہوئے تیسرا دن ہے لیکن حضور کو نہیں دیکھ سکے آج نہ دیکھ سکے تو کبھی نہ دیکھ سکیں گے۔ بڑی منت کرنے لگے اور اس طرح رونے لگے جس طرح بچہ روتا ہے۔ پھر سکھ بیوی نے تو آگے بڑھ کر دیکھ لیا اور اُس کی خوشی کی انتہا نہ رہی وہ کبھی دُور سے حضور کی طرف دیکھتی ہاتھ پکڑ ڈالتی پر ملتی کبھی ہاتھ حضور کی طرف کر کے پھر ان کو چومتی غرض خوشی کا عجیب اظہار تھا۔ پھر اُس ۷۵ سالہ بوڑھے سکھ کی نظر دُور سے حضور پر پڑ گئی۔ بہت فاصلہ تھا۔ اُس نے ہاتھ باندھے جسم پر ہاتھوں کو ملا۔ اور خوشی سے بے قرار ہُوا جاتا تھا عجیب حالت تھی اُس کی۔ کہنے لگا حضور کا دیدار ہو گیا ایک تمنا پوری ہوگئی۔ اب ہم مطمئن جا رہے ہیں ورنہ ساری زندگی حسرت رہتی۔ واہ کیا شان ہے اللہ کے بندوں کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر حاضر ہونے کا موقعہ ملا تو آقا کے قدموں میں کھڑے ہو کر یہی عہد کیا جو ہمارے آقا حضرت مصلح موعودؓ نے کہا تھا کہ میرے آقا آپ کی سچائی پر اتنا ایمان ہے کہ اگر ساری دنیا بھی آپ کا ساتھ چھوڑ دے تو (آگے کالم نمبر ۱، ۲ نیچے)

کیسے چھینو گے مری رُوح سے توحید کا نُور

جب بھی توحید سے ٹکرایا ہے کوئی فرعون
ضربِ توحید نے سب توڑ دیا اس کا غرور

دُور ہو جاتی ہے تب رات کی ہر تاریکی
صُبح کو ہوتا ہے جب نیّرِ تاباں کا ظہور

قدغنیں نامِ خُدا پہ تو لگا رکھی ہیں!
کیسے چھینو گے مری رُوح سے توحید کا نُور

تُو نے للکارا ہے کیوں قہرِ خُداوندی کو
تجھ کو لائے گا درِ مولیٰ پہ کب تیرا شعور

روزِ اوّل سے صداقت کا مقدّر ہے فروغ
حق کے پیرو ہی سدا ہوتے رہے ہیں منصور

دلِ مومن کو کہاں سمجھیں گے دُنیا والے
یہ تو رہتا ہے سدا عشقِ خدا میں مخمور

(خواجہ عبدالمومن - اوسلو۔ ناروے)

سالانہ اجتماع خدّام الاحمدیّہ جرمنی سے
حضور انور کے خطابات
سیٹلائیٹ کے ذریعہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیّہ پر نشر ہوں گے

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیٹلائیٹ کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات درجِ ذیل پروگرام کے مطابق نشر ہوں گے۔ جن جماعتوں میں DISH ANTENNA کی سہولیات مہیا ہیں وہ اس پروگرام سے استفادہ کریں۔ اور تمام افرادِ جماعت میں جمعۃ المبارک کے موقعہ پر اعلان کروا دیں۔ نیز جن جماعتوں میں ابھی تک ڈش انٹینا نہیں لگوایا جا سکا ۲۸ مئی سے پہلے پہلے لگوانے کی کوشش کریں تاکہ حضور کے رُوح پرور خطبات سے براہِ راست استفادہ کر سکیں۔

۱ - 28 - مئی بروز جمعۃ المبارک (خطبہ جمعہ + افتتاحی خطاب) } لنڈن ٹائم 1-15 P.M. تا 3-00 / ہندوستانی وقت شام 5-45 تا 7-30

۲ - 30 - مئی بروز اتوار (مجلس سوال و جواب + اختتامی خطاب) } لنڈن ٹائم 3-15 P.M. تا 5-30 / ہندوستانی وقت رات 7-45 تا 10-00

۳ - 31 - مئی بروز سوموار (طاہر کبڈی ٹورنامنٹ) } لنڈن ٹائم 3-45 P.M. تا 5-30 / ہندوستانی وقت رات 8-15 تا 10-00

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
لُتھرا جیولرز
M/S PARVESH KUMAR S/O SH. GIRDHARI LAL
GOLDSMITH, MAIN BAZAR, QADIAN - 143516.

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر:- حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE :- 04524 - 649.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES.
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011 - 3263992 , 011 - 3282643.
FAX :- 91-11-3755121, SHELKA, NEW DELHI.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339. (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

ارشادِ نبوی
اَرْحَامُکُمْ اَرْحَامُکُمْ
(تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اُولو الارحام ہی ہیں)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ - میسنگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFFI.- 6378622 RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD,
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باقی پولیمرز۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43 — 4028 - 5137 - 5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
NIR
Starline
پیش کرتے ہیں:-
آرام دِہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۹۳ء رجسٹرڈ نمبر پی / جی ڈی پی - ۲۳